نحن انصار اللہ

محبت سب کیلئے نفرت کسی سے نہیں

Majlis Ansarullah
CELEBRATING | 1940-2015 | 75 | YEARS

ماہنامہ

انصاراللہ

دسمبر 2015ء / صفر، ربیع الاوّل 1436 / فتح 1394 ہش

سالانہ سپورٹس مقابلہ جات مجلس انصاراللہ پاکستان 2015ء کے چند مناظر

سالانہ سپورٹس مقابلہ جات مجلس انصاراللہ پاکستان 2015ء میں پاکستان کے علاقہ جات واضلاع سے آنے والے کھلاڑیوں کا
مہمان خصوصی محترم ناظر صاحب اعلیٰ وامیر مقامی اور صدر صاحب مجلس انصاراللہ کے ساتھ گروپ فوٹو

علاقہ لاہور

علاقہ کراچی

علاقہ فیصل آباد

علاقہ راولپنڈی

علاقہ میرپورخاص

علاقہ گوجرانوالہ

علاقہ سرگودھا

علاقہ ملتان

صرف احمدی احباب کی تعلیم و تربیت کے لئے

ماہنامہ انصاراللہ

Majlis Ansarullah
CELEBRATING 1940-2015 | 75 | YEARS

● دسمبر 2015ء۔صفر، ربیع الاوّل 1437ھ۔فتح 1394ہش ● جلد 47/شمارہ 12 ● ایڈیٹر: محمود احمد اشرف

فہرست

● تربیت اولاد اور دعا	4	● جلسہ سالانہ ربوہ کی یادیں	22
● جلسہ سالانہ ربوہ کے لئے دعا	5	● حشر تک اُونچا رہے مولا لوائے قادیاں	26
● القرآن	6	● ایم ٹی اے کی برکات	27
● الحدیث	6	● خود کو ایم ٹی اے اور خطبات سے جوڑیں	29
● امانتوں اور عہدوں کی رعایت	7	● انسان کے بنائے ہوئے قوانین	30
● عربی منظوم کلام	8	● رپورٹ پروگرام کچھ یادیں کچھ باتیں	31
● فارسی منظوم کلام	9	● دلچسپ تاریخی حقائق	32
● اردو منظوم کلام	10	● رپورٹ 17ویں سالانہ سپورٹس ریلی	33
● حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کا ایک تاریخی خطاب	11	● مجالس انصاراللہ پاکستان کی مساعی	39

فون نمبر 047-6212982 فیکس 047-6214631

مینیجر 0336-7700250

ویب: ansarullahpk.org

ای میل: ansarullahpakistan@gmail.com

قائد اشاعت: quaid.ishaat@ansarullahpk.org

magazine@ansarullahpk.org

مینیجر و پبلشر: عبدالمنان کوثر

پرنٹر: طاہر مہدی امتیاز احمد وڑائچ

کمپوزنگ: فرحان احمد

اشاعت: دفتر انصاراللہ دارالصدر جنوبی، ربوہ

مطبع: ضیاء الاسلام پریس، چناب نگر

سالانہ چندہ 300 روپے

فی پرچہ: 25 روپے

تربیت اولاد اور دعا

حضرت اقدس محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے قرآن کریم کی جن آیات کا انتخاب خطبہ نکاح کے لیے فرمایا ہے ان میں سے ایک آیت میں اللہ تعالیٰ یہ فرماتا ہے کہ انسان کو چاہئے کہ وہ یہ دیکھے کہ وہ کل کے لئے کیا آگے بھیج رہا ہے۔ رضائے باری تعالیٰ کی خاطر انسان جو تقویٰ اختیار کرتا ہے وہ سب سے اہم اور قیمتی متاع ہے جو انسان آگے بھیج سکتا ہے۔ انسان کے ذاتی تقویٰ کے بعد مستقبل پر اثر انداز ہونے والی ایک اہم ترین چیز اولاد ہے۔ اس کی اہمیت کو بیان کرتے ہوئے سیدنا حضرت مصلح موعود نے ایک مرتبہ فرمایا کہ ایک شادی ہی تھی جس کے نتیجے میں حضرت اقدس محمد مصطفیٰ ﷺ پیدا ہوئے اور وہ بھی ایک شادی ہی تھی جس کے نتیجے میں ابوجہل پیدا ہوا۔ شادی کے نتائج کی اہمیت کو سمجھنے کے لیے اس سے بہتر مثال نہیں دی جا سکتی۔ انسان اولاد کے ہاتھوں دنیا میں جنت حاصل کرسکتا ہے اور اولاد ہی کے ہاتھوں وہ ہر آن جہنم میں ہوسکتا ہے۔ یہ نتائج فرد کی ذاتی زندگی تک ہی محدود نہیں ہوتے آنے والے لامتناہی زمانوں تک اس کے اثرات مترتب ہوتے رہتے ہیں۔ پس شادی کی اس اہمیت کو اور اس کے وسیع اثرات کو سمجھنا بے حد ضروری ہے۔

ان ہمہ گیر اثرات کو سمجھنے کے ساتھ ساتھ اگر انسان غور و فکر کرتا ہے تو یہ جان سکتا ہے کہ شادی کے نتائج پر اس کا اختیار نہ ہونے کے برابر ہے۔ وہ تو یہ بھی نہیں جانتا کہ شادی کے دن تک وہ زندہ بھی رہے گا یا نہیں۔ اولاد ہوگی بھی یا نہیں۔ اگر ہوگی تو کیسی ہوگی۔ معذور ہوگی یا صحت مند ہوگی، عمر پائے گی یا جلد مر جائے گی۔ انسان کے لئے ہر قدم پر ایسے ہزار ہا امکانات اور خطرات موجود ہیں۔ خدا کی حفاظت میں ان مراحل سے بخیر و عافیت گزر کر اولاد مل جائے تو تربیت کے وہ مراحل درپیش ہوتے ہیں جہاں یہ نظر آتا ہے کہ انسان کو کچھ اختیار ہے۔ والدین اپنے بچوں کی تربیت کی بڑی آرزو رکھتے ہیں۔ مگر تربیت اولاد کے لیے فقط آرزو کافی نہیں ہے۔ اس کے لیے اپنی تربیت چاہئے۔ تربیتی مسائل سے واقفیت اور تربیت کے طریق کا علم ہونا چاہئے۔ اور ان سب کے باوجود تربیت کے لیے نامکمل انسانی کوشش رائیگاں بھی جا سکتی ہے۔ انبیاء علیہم السلام کی اولاد بھی غیر صالح ہوسکتی ہے۔ وہ نہیں جانتا کہ کیا اسے آنکھوں کی ٹھنڈک نصیب ہوگی یا ایک دائمی آگ اور جلن اس کا مقدر رہوگی۔ پس ایک صاحب فکر انسان کو اس موقع پر لازماً اپنی بے بسی کا احساس ہونا چاہئے۔ یہ احساس بہت ہی قیمتی متاع ہے کیونکہ یہ سراسر حقیقت اور سچائی ہے۔ بے بسی کی یہ کیفیت اس کو کسی قادر و توانا ہستی سے مدد لینے کی طرف متوجہ کرسکتی ہے۔ اور اگر ایسا نہیں ہوتا تو اس کے معنی یہ ہیں کہ ہم نہ اپنی کمزوری سے آگاہ ہیں نہ اس مقتدر ہستی کو پہچانتے ہیں۔ اگر ایک عاجز انسان کائنات کے رب کا کچھ بھی عرفان رکھتا ہے تو پورے احساس عجز کے ساتھ اس کے در پر گر جائے گا تب اس کو دعا کی توفیق مل سکتی ہے۔ وہ یہ دعا کرے گا کہ اے میرے رب! مجھے میری بیوی اور میری اولاد کی طرف سے آنکھوں کی ٹھنڈک عطا

فرمایا۔پس دعا تربیت اولاد کا بہت بابرکت آغاز ہے اور درحقیقت دعا ہی اس کی انتہا بھی ہے۔اپنے عجز کے ادراک اور ہستی باری تعالیٰ کے عرفان پر مبنی دعائیں نصیب ہوجائیں تو انسان کا اور اس کی اولاد کا مقدر سنور سکتا ہے۔باقی باتیں ثانوی حیثیت رکھتی ہیں۔انسان شادی کی کیا کیا تیاریاں کرتا ہے۔کاش ان تیاریوں میں ہر کوئی ایسی دعاؤں کو بھی لازم کر لے۔سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ اس اہم نکتے کی طرف اشارہ کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

''آئندہ نسلوں کی بقا کے لیے یہ نہایت اہم نسخہ ہے کہ جہاں ظاہری تدبیریں اور کوششیں ہو رہی ہیں جو اپنی اولاد کی دینی اور دنیوی ترقیات کے لئے انسان کرتا ہے وہاں دعا بھی ہو کیونکہ اصل ذات تو خدا تعالیٰ کی ہے جو اچھے نتائج پیدا فرماتا ہے۔اگر کسی کو یہ خیال ہو کہ وہ لوگ اپنی ذاتی صلاحیت سے اپنی اولاد کی تربیت کر رہے ہوتے ہیں تو یہ بھی غلط خیال ہے'' (خطبات مسرور جلد ہشتم صفحہ 459)

جلسہ سالانہ ربوہ کے لئے دعا

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ برطانیہ اور ربوہ کے جلسوں کا ذکر کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

''چند سالوں میں اللہ تعالیٰ کے فضل سے یوکے کی جماعت اس معاملے میں اتنی تربیت یافتہ ہوگئی ہے کہ میں سمجھتا ہوں کہ اگر اب لاکھوں کی تعداد میں بھی مہمان آجائیں تو یہ بغیر کسی گھبراہٹ اور انتظامی نقص کے یا دقت کے جلسے کے انتظام کو اللہ کے فضل سے احسن طریق پر سرانجام دے سکتے ہیں۔بلکہ بعض دفعہ جب میں سوچتا ہوں تو یہ فکر ہوتی ہے کہ پاکستان میں بھی جب انشاءاللہ تعالیٰ حالات بہتر ہوں گے،جلسہ سالانہ ہوگا تو لمبے عرصے کے تعطل کی وجہ سے بہت سے کارکنان جو اس وقت جب آخری جلسہ 1983ء کا ہوا تو active تھے،اور اب بڑی عمر ہو جانے کی وجہ سے اتنے active نہیں رہے ہوں گے،بعض ان میں سے دنیا میں بھی نہیں رہے تو نئی نسل ڈیوٹیاں دینے کا تجربہ نہ ہونے کی وجہ سے جلسے کے انتظام کو کس طرح سنبھالے گی؟لیکن پھر اللہ تعالیٰ کا جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی جماعت سے سلوک ہے اسے دیکھ کر اور احمدیوں کی فدائیت اور ایمان کے جذبے کو دیکھ کر تسلی ہوتی ہے کہ انشاءاللہ،اللہ تعالیٰ خود ہی ان فکروں کو دور کرنے کے سامان پیدا فرمائے گا۔بہر حال آپ سب سے اور خاص طور پر پاکستان کے رہنے والے احمدیوں سے درخواست کرتا ہوں کہ دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ پاکستان میں بھی جلسے کے انعقاد کے سامان پیدا فرمائے اور ان کی یہ محرومیاں بھی دور ہوں اور ہماری فکریں جو بشری تقاضا ہیں ان کو بھی اللہ تعالیٰ دور فرمائے''

(خطبات مسرور جلد پنجم صفحہ 297۔خطبہ جمعہ فرمودہ 20/جولائی 2007ء)

صادقوں کے ساتھ ہو جاؤ

يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا اتَّقُوْا اللّٰهَ وَكُوْنُوْا مَعَ الصّٰدِقِيْنَ . (التوبة 119)

ترجمہ: اے مومنو! اللہ کا تقویٰ اختیار کرو اور صادقوں (کی جماعت) کے ساتھ شامل ہو جاؤ۔

(ترجمہ حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ)

......()......()......

صحبتِ صالحین

عَنْ اَبِیْ مُوسیٰ الاَشْعَرِیّ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ: اِنَّمَا مَثَلُ الْجَلِیْسِ الصَّالِحِ وَجَلِیْسِ السُّوْءِ کَحَامِلِ الْمِسْکِ وَنَافِخِ الْکِیْرِ فَحَامِلُ الْمِسْکِ اِمَّا اَنْ یُحْذِیْکَ فَاِمَّا اَنْ تَبْتَاعَ مِنْہُ وَاِمَّا اَنْ تَجِدَ مِنْہُ رِیْحًا طَیِّبَۃً وَنَافِخُ الْکِیْرِ اِمَّا اَنْ یُحْرِقَ ثِیَابَکَ وَاِمَّا اَنْ تَجِدَ مِنْہُ رِیْحًا مُنْتِنَۃً.

(مسلم کتاب البرو الصلہ حدیث نمبر: 6692)

ترجمہ: حضرت ابوموسیٰ اشعریؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضور ﷺ نے فرمایا: نیک ساتھی اور برے ساتھی کی مثال ان دو شخصوں کی طرح ہے جن میں سے ایک کستوری اُٹھائے اور دوسرا بھٹی جھونکنے والا ہو۔ کستوری اُٹھانے والا تجھے مفت خوشبو دے گا یا تو اسے خرید لے گا ورنہ کم از کم تو اس کی خوشبو اور مہک تو سونگھ ہی لے گا اور بھٹی جھونکنے والا یا تیرے کپڑے جلا دے گا یا اس کا بدبودار دھواں تجھے تنگ کرے گا۔

مومن وہ ہیں جو اپنی امانتوں اور عہدوں کی رعایت رکھتے ہیں

سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:

''مومن وہ ہیں جو اپنی امانتوں اور عہدوں کی رعایت رکھتے ہیں یعنی ادائے امانت اور ایفائے عہد کے بارہ میں کوئی دقیقہ تقویٰ اور احتیاط کا باقی نہیں چھوڑتے۔ یہ اس بات کی طرف اشارہ ہے کہ انسان کا نفس اور اس کے تمام قویٰ اور آنکھ کی بینائی اور کانوں کی شنوائی اور زبان کی گویائی اور ہاتھوں اور پیروں کی قوت یہ سب خدا تعالیٰ کی امانتیں ہیں جو اس نے ہمیں دی ہیں اور جس وقت چاہے اپنی امانتوں کو واپس لے سکتا ہے۔ پس ان تمام امانتوں کی رعایت رکھنا یہ ہے کہ باریک در باریک تقویٰ کی پابندی سے خدا تعالیٰ کی خدمت میں نفس اور اس کے تمام قویٰ اور جسم اور اس کے تمام قویٰ اور جوارح کو لگایا جائے اس طرح پر کہ گویا یہ تمام چیزیں اس کی نہیں بلکہ خدا کی ہو جائیں۔ اور اُس کی مرضی اس کی نہیں بلکہ خدا کی مرضی کے موافق ان تمام قویٰ اور اعضاء کا حرکت اور سکون ہو۔ اور اس کا ارادہ کچھ بھی نہ رہے بلکہ خدا کا ارادہ ان میں کام کرے اور خدا تعالیٰ کے ہاتھ میں اس کا نفس ایسا ہو جیسا کہ مردہ زندہ کے ہاتھ میں ہوتا ہے۔ اور یہ خود رائی سے بے دخل ہو (یعنی اپنا وجود ہی نہ ہو)۔ اور خدا تعالیٰ کا پورا تصرف اس کے وجود پر ہو جائے۔ یہاں تک کہ اُسی سے دیکھے اور اُسی سے سنے اور اسی سے بولے اور اسی سے حرکت یا سکون کرے اور نفس کی دقیق در دقیق آلائشیں جو کسی خوردبین سے بھی نظر نہیں آسکتیں دور ہو کر فقط روح رہ جائے۔ غرض محبت خدا کی اس کا احاطہ کر لے۔ اور اپنے وجود سے اس کو کھو دے اور اس کی حکومت اپنے وجود پر کچھ نہ رہے اور سب حکومت خدا کی ہو جائے۔ اور انسانی جوش سب مفقود ہو جائیں...... اور تمام آرزوئیں اور تمام ارادے اور تمام خواہشیں خدا میں ہو جائیں۔ اور نفس امارہ کی تمام عمارتیں منہدم کر کے خاک میں ملا دی جائیں۔ اور ایک ایسا پاک محل تقدس اور تطہر کا دل میں تیار کیا جاوے جس میں حضرت عزت نازل ہو سکیں اور اس کی روح اس میں آباد ہو سکے۔ اس قدر تکمیل کے بعد کہا جائے گا کہ وہ امانتیں جو منعم حقیقی نے انسان کو دی تھیں وہ واپس کی گئیں تب ایسے شخص پر یہ آیت صادق آئے گی۔ ''وَالَّذِیْنَ ھُمْ لِاَمٰنٰتِهِمْ وَعَهْدِهِمْ رٰعُوْنَ ۝'' (المومنون:9)

(براہین احمدیہ حصہ پنجم جلد 21 صفحہ 240-239)

عربی منظوم کلام

وَاٰخِرُ نُصْحِی تَوْبَۃٌ ثُمَّ تَوْبَۃٌ

اَطِعْ رَبَّکَ الْجَبَّارَ اَھْلَ الْاَوَامِرِ
وَخَفْ قَھْرَہٗ وَاتْرُکْ طَرِیْقَ التَّجَاسُرِ

اپنے جبار اور صاحب حکم رب کی اطاعت کر اور اس کے قہر سے ڈر اور دلیری کا طریقہ چھوڑ دے

وَکَیْفَ عَلَی النَّارِ النُّھَا بِرَتَصْبِرُ
وَاَنْتَ تَأَذّٰی عِنْدَ حَرِّ الْھَوَاجِرِ

اور تو دوزخ کی آگ پر کس طرح صبر کرے گا حالانکہ تجھے تو دوپہر کی گرمی سے بھی تکلیف ہوتی ہے

وَوَاللّٰہِ اِنَّ الْفِسْقَ صِلٌّ مُّدَمِّرٌ
کَمَلْمَسِ اَفْعٰی نَاعِمٌ فِی النَّوَاظِرِ

اور خدا کی قسم بدکاری ایک ہلاک کردینے والا سانپ ہے جو سانپ کی کھال کی طرح دیکھنے میں اچھی معلوم ہوتی ہے

فَلَا تَخْتَرُو الطُّغْوٰی فَاِنَّ اِلٰھَنَا
غَیُوْرٌ عَلٰی حُرُمَاتِہٖ غَیْرُ قَاصِرِ

پس سرکشی نہ اختیار کرو کیونکہ ہمارا خدا بڑا غیرت مند ہے اور اپنی حرام کی ہوئی چیزوں کے کرنے والے کو سزا کے بغیر نہیں چھوڑے گا

وَلَا تَقْعُدَنْ یَابْنَ الْکِرَامِ بِمُفْسِدٍ
فَتَرْجِعَ مِنْ حُبِّ الشَّرِیْرِ کَخَاسِرِ

اور اے بزرگوں کے بیٹے تو شریروں کے پاس نہ بیٹھا کر کیونکہ تو شریروں سے محبت کر کے نقصان ہی اٹھائے گا

وَاٰخِرُ نُصْحِی تَوْبَۃٌ ثُمَّ تَوْبَۃٌ
وَمَوْتُ الْفَتٰی خَیْرٌ لَّہٗ مِنْ مَّنَاکِرِ

اور میری آخری نصیحت یہ ہے کہ توبہ کر اور پھر توبہ کر اور ایک جوان کا مرجانا اس کے گناہ کرنے سے اچھا ہے

(القصائدالاحمدیہ مترجم صفحہ 377)

فارسی منظوم کلام

من در حریمِ قدس چراغِ صداقتم

اِمروز قومِ من نشناسد مقامِ من ❖ روزے ، بگریہ یاد کُند وقتِ خوشترم

آج کے دن میری قوم میرا درجہ نہیں پہچانتی لیکن ایک دن آیگا کہ وہ رو رو کر میرے مبارک وقت کو یاد کرے گی

اے قومِ من بصبر نظر سُوئے غیب دار ❖ تا دستِ خود بہ عجز زِبہر تو گسترم!

اے میری قوم صبر کیساتھ غیب کی طرف نظر رکھتا کہ میں اپنے ہاتھ (خدا کی درگاہ میں) تیری خاطر عاجزی کے ساتھ پھیلاؤں

لطف است و فضلِ اُو کہ نوازد وگرنہ من ❖ کرم نہ آدمی صدف استم نہ گوہرم!

یہ اس کا فضل اور لطف ہے کہ وہ قدر دانی کرتا ہے ورنہ میں تو ایک کیڑا ہوں نہ کہ آدمی۔ سیپی ہوں نہ کہ موتی

زانگونہ دستِ او دلم از غیر خود کشید ❖ کوئی گہے نبود دگر در تصورم

اس کے ہاتھ نے اس طرح میرے دل کو غیر کی طرف سے کھینچ لیا گویا اس کے سوا اور کوئی بھی میرے خواب وخیال میں نہ تھا

بعد از خدا بعشقِ محمدؐ مُخمّرم ❖ گر کفر ایں بود بخدا سخت کافرم

خدا کے بعد میں محمدؐ کے عشق میں سرشار ہوں۔ اگر یہی کفر ہے تو بخدا میں سخت کافر ہوں

ہر تار و پودِ من بسراید بعشقِ اُو ❖ از خود تہی و ازغمِ آں دلستاں پُرم

میرے ہر رگ وریشہ میں اُس کا عشق رچ گیا ہے میں اپنی خواہشات سے خالی اور اس معشوق کے غم سے پُر ہوں

من در حریمِ قدس چراغِ صداقتم ❖ دستش محافظ است ز ہر بادِ صرصرم

میں درگاہِ قدس میں صداقت کا چراغ ہوں۔ اُس کا ہاتھ ہر بادِ صرصر سے میری حفاظت کرنے والا ہے

(ازالہ اوہام ......جلد 3 صفحہ 184-185 ۔ترجمہ از درثمین فارسی)

ہم اُسی کے ہوگئے ہیں جو ہمارا ہوگیا

ملکِ رُوحانی کی شاہی کی نہیں کوئی نظیر
گو بہت دنیا میں گزرے ہیں امیر و تاجدار
داغِ لعنت ہے طلب کرنا زمیں کا عزّ و جاہ
جس کا جی چاہے کرے اس داغ سے وہ تن فگار
کام کیا عزت سے ہم کو شہرتوں سے کیا غرض
گر وہ ذِلّت سے ہو راضی اُسپہ سو عزت نثار
ہم اُسی کے ہو گئے ہیں جو ہمارا ہو گیا
چھوڑ کر دنیائے دوں کو ہم نے پایا وہ نگار
دیکھ لو میل و محبت میں عجب تاثیر ہے
ایک دل کرتا ہے جُھک کر دوسرے دل کو شکار
کوئی رہ نزدیک تر راہِ محبت سے نہیں
طے کریں اس راہ سے سالک ہزاروں دشتِ خار
اس کے پانے کا یہی اے دوستو اک راز ہے
کیمیا ہے جس سے ہاتھ آجائیگا زر بے شمار

(براہین احمدیہ حصہ پنجم صفحہ 141)

مجلس انصاراللہ کے 75 سال پورے ہونے پر

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا تاریخی خطاب

بر موقع سالانہ اجتماع مجلس انصاراللہ برطانیہ بمقام بیت الفتوح لندن۔ مؤرخہ 20 ستمبر 2015ء

تشہد تعوذ اور سورہ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا:

اس سال جیسا کہ آپ جانتے ہیں کہ مجلس انصاراللہ اپنی مجلس کے قائم ہونے کے 75 سال پورے ہونے پر جوبلی منا رہی ہے۔ اس حوالے سے مختلف ممالک میں مجالس انصاراللہ نے پروگرام ترتیب دیئے ہیں۔ اکثر جگہوں پر ان پروگرامز کے مطابق یہ جوبلی منائی گئی۔ مجلس انصاراللہ یوکے نے بھی اس حوالے سے اس سال کے اجتماع پر بیرونی ممالک کے صدران انصاراللہ اور نمائندگان کو اجتماع انصاراللہ میں شامل ہونے کی دعوت دی۔ چنانچہ اسی وجہ سے اس دفعہ یورپ اور بعض اور ممالک کے انصاراللہ کے نمائندگان آج یہاں شامل ہیں۔

جوبلی منانا اچھی بات ہے۔ یہ بہت سی باتوں کی طرف توجہ بھی دلاتی ہے اور اس کے منانے کے حوالے سے بعض اہم منصوبوں کو انجام دینے کی طرف خاص توجہ پیدا ہوتی ہے، وعدے کئے جاتے ہیں۔ پھر اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرنے کی طرف توجہ پیدا ہوتی ہے۔ اپنے جائزے لئے جاتے ہیں۔ پس اگر اس بات کو سامنے رکھتے ہوئے 75 سال منا رہے ہیں تو بہت اچھی بات ہے ورنہ اگر صرف خوشی اور رہا ہو رہے ہیں تو کوئی فائدہ نہیں۔ لیکن انصاراللہ کے بہت سے ایسے ممبران بھی ہیں جو صرف جوبلی منانے کی خوشی تک ہی محدود رہتے ہیں اور سمجھتے ہیں کہ جوبلی منائی اور کام ختم ہو گیا بلکہ بہت سے عہدیداران بھی جس ذوق و شوق سے جوبلی اجتماع اور پروگراموں کو سرانجام دینے کے لئے کوشش کر رہے ہیں ان میں بھی چند دن بعد وہی عام سستی طاری ہو جائے گی۔ اگر ہم نے صرف عارضی خوشی منانی ہے تو اس کا فائدہ کیا ہے۔

قوموں کی زندگی میں 75 سال کوئی ایسی چیز نہیں ہوتے جس کو بڑی کامیابی سمجھ لیا جائے اور صرف خوشی منا کر ہم بیٹھ جائیں اور کہتے پھریں کہ دیکھو ہماری تنظیم 75 سال سے قائم ہے۔ دنیا میں کئی تنظیمیں ہوں گی جنہوں نے 75 سال بلکہ 100 سال منائے ہوں گے لیکن آہستہ آہستہ ان کو وہ مقصد یاد نہیں رہتا جس کے حاصل کرنے کے لئے وہ قائم کی گئی ہوتی ہیں یا مصلحتوں اور ممبران کے مفادات کا شکار ہو کر وہ اپنے بنیادی مقصد سے دُور چلی جاتی ہیں۔ اگر وہ تنظیمیں دنیا کے فائدے کے لئے بنائی گئی ہوں تو ایک عرصے کے بعد دنیا ان کے فوائد سے محروم ہو جاتی ہے۔ بیشک ان کے بجٹ بڑے بڑے ہوتے ہیں، بیشک وہ بظاہر طاقتور نظر آتی ہیں لیکن ان کی جڑیں کھوکھلی ہو چکی ہوتی ہیں کیونکہ اصل مقصد سے وہ دُور ہٹ گئی ہوتی ہیں۔ اگر

بہت بڑے بڑے بجٹ ہیں اور بیشک آمد ہو رہی ہو تو مفاد پرست طبقہ ہی بجٹ سے بھی فائدہ اٹھا رہا ہوتا ہے۔یا اگر وہ ملکوں کی تنظیم ہے تو طاقتور ملک ہی فائدہ اٹھا رہے ہوتے ہیں۔یا صرف اس حد تک دوسروں کو فائدہ پہنچایا جاتا ہے جب تک کہ بڑے بڑے ممالک یا ملکوں کے مفادات متاثر نہ ہوں۔گویا کہ اصل مقصد وہ نہیں ہوتا جس کی بنیاد پر یہ شروع کی گئی تھیں بلکہ اپنے مفادات ہو جاتے ہیں۔جس روح کے ساتھ تنظیم کو چلانے کا شروع میں دعویٰ کیا جاتا ہے اسے وہ بھول جاتے ہیں۔دنیاوی تنظیموں میں اس کی سب سے بڑی مثال اس وقت یو این او (UNO) ہے جس کے 70 سال پورے ہو گئے ہیں اور وہ بھی اسے منا رہے ہیں۔اور بہت سے تبصرہ کرنے والوں نے اس کے بارے میں تبصرہ کیا ہے۔کالم لکھے ہیں کہ اس نے اپنے بنیادی مقصد سے ہٹ کر کھویا زیادہ ہے اور پایا کم ہے۔تو یہ تو دنیاوی تنظیموں کا کام ہے اور ان کی حالت ہے۔لیکن روحانی جماعتوں میں جو تنظیمیں قائم ہوتی ہیں ان کی بنیاد خدا تعالیٰ کی رضا کے حصول پر ہوتی ہے۔اس لئے ان کی خوشیاں ظاہری دنیاوی خوشیاں نہیں ہوتیں، نہ ہونی چاہئیں۔پس یہ خوشی ہم نے حاصل کرنی ہے تو اس کے لئے ایک کے بعد دوسری نسل کے انصار کو ایک مسلسل جدوجہد کے ساتھ اپنے مقاصد کو زندہ رکھنا ہے۔

حضرت مصلح موعود (۔) نے جب انصار اللہ قائم فرمائی تو حضرت ابراہیم علیہ السلام کی دعا سامنے رکھتے ہوئے، جس میں ایک ایسے نبی کے مبعوث ہونے کی دعا ہے جیسا کہ قرآن کریم میں اس کا ذکر ملتا ہے کہ رَبَّنَا وَابْعَثْ فِيْهِمْ رَسُوْلًا مِّنْهُمْ يَتْلُوْا عَلَيْهِمْ اٰيٰتِكَ وَيُعَلِّمُهُمُ الْكِتٰبَ وَالْحِكْمَةَ وَيُزَكِّيْهِمْ۔اِنَّكَ اَنْتَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ(البقرة:130)۔ رَبَّنَا وَابْعَثْ فِيْهِمْ رَسُوْلًا مِّنْهُمْ اے ہمارے ربّ! تو اُن میں انہی میں سے ایک عظیم رسول مبعوث فرما۔يَتْلُوْا عَلَيْهِمْ اٰيٰتِكَ جو اُن پر تیری آیات کی تلاوت کرے اور انہیں کتاب کی تعلیم دے اور اس کی حکمت بھی سکھائے اور ان کا تزکیہ کر دے۔یقیناً تو ہی کامل غلبے والا اور حکمت والا ہے۔ (ماخوذ از خطبات محمود جلد 21 صفحہ 265)

پس یہ ہے وہ مقصد، یہ ہیں وہ باتیں جن کو آپ نے سامنے رکھا کہ اللہ تعالیٰ کی آیات پڑھ کر سنانے والا ہو، جو شریعت کے احکام اور اس کی حکمتیں سمجھانے والا ہو، جو تزکیہ کرنے والا ہو۔یہ رسول کے لئے دعا مانگی گئی تھی جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی صورت میں اللہ تعالیٰ نے مبعوث فرمایا۔اور پھر سورۃ جمعہ کا ذکر کرتے ہوئے آخرین میں بھی ایسے نبی اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے غلامِ صادق کے آنے کا ذکر فرمایا جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے کام کو آگے پہنچانے والا ہو۔اور پھر اس حوالے سے باقی ذیلی تنظیموں کی طرح انصار اللہ پر بھی یہ ذمہ داری ڈالی کہ تمہارا کام بھی (دعوت الی اللہ) کرنا ہے۔قرآن کریم پڑھانا ہے۔اس کی شرائع کی حکمتیں بیان کرنا ہے۔اچھی تربیت کرنا ہے۔قوم کی دنیوی کمزوریوں کو دور کر کے انہیں ترقی کے میدان میں بڑھانا ہے۔پس یہ مقاصد ہیں جس کے لئے انصار اللہ قائم کی گئی تھی۔

75 سال پورے ہونے پر ہم نے دیکھنا ہے کہ یہ ذمہ داریاں ہم نے کس حد تک ادا کی ہیں۔یہ مقاصد ہم نے کس حد تک پورے کئے ہیں۔کیا ہم نے (دعوت الی اللہ) کا حق ادا کر کے (دین حق) کے حقیقی پیغام کو دنیا تک پہنچانے کی کوشش کی ہے۔

کیا ہم نے تعلیم حاصل کر کے پھر اسے اپنی نسلوں میں رائج کرنے کی ذمہ داری بھی ادا کی ہے۔کیا ہم نے اپنی اولادوں کو بھی اور دنیا کو بھی اللہ تعالیٰ کے احکامات کی حکمتیں بتانے کی ذمہ داری ادا کی ہے یا صرف ان بچوں کی دنیاوی تعلیم کے ہی پیچھے پڑے رہے ہیں۔کیا ہم نے جماعت کی مالی اور اقتصادی حالت کو درست کرنے کے لئے اپنا کردار ادا کیا ہے یا خاص طور پر ان ملکوں میں آ کر صرف مدد کے لئے ہاتھ پھیلانے والوں میں شامل رہے ہیں۔

پس 75 سال پورے ہونے پر یہاں کی انصار اللہ بھی اور دنیا کی انصار اللہ کی تنظیمیں بھی یہ جائزے لیں کہ ہم میں سے ہر ایک نے اس کے مقاصد کو پورا کرنے میں کس قدر حصہ لیا ہے۔اس وقت امریکہ والے بھی براہ راست یہ پیغام سن رہے ہیں، وہاں بھی انصار اللہ کا اجتماع ہو رہا ہے۔اور جگہوں پر بھی سن رہے ہوں گے۔صرف انصار اللہ کا ممبر ہونا تو مقصد نہیں ہے بلکہ ان مقاصد کے حصول کے لئے اپنی جان، مال، وقت قربان کرنا اصل مقصد ہے۔تبھی ایک کے بعد دوسری نسل اس کام کو سنبھالنے کے لئے آتی ہے اور آتی رہے گی۔تبھی ہم اپنی بنیادوں پر قائم رہیں گے۔تبھی ہم اللہ تعالیٰ کی رضا کو حاصل کرنے والے بن سکیں گے۔تبھی ہم (دین حق) کی نشأۃ ثانیہ کے لئے اس زمانے میں اللہ تعالیٰ کی طرف سے بھیجے ہوئے کے انصار میں شمار ہو سکیں گے اور ہم حقیقت میں نَحْنُ اَنْصَارُ اللّٰہ کا نعرہ لگانے والے کہلا سکیں گے۔

قرآن کریم میں یہ نعرہ ہمیں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے حواریوں کے حوالے سے ملتا ہے۔ایک آیت تلاوت بھی کی گئی تھی۔لیکن اس وقت جب ان پر تنگیاں وارد کی جارہی تھیں، اس وقت جب وہ لوگ مشکلات میں گرفتار تھے اور پھر تاریخ ہمیں بتاتی ہے کہ عیسائیت پر، خاص طور پر موحد عیسائیوں پر، یہ سختیاں تقریباً تین سو سال تک مختلف جگہوں پر اور مختلف حالتوں میں وارد ہوتی رہیں۔سختیوں کے باوجود وہ اپنے مقصد کی حفاظت کرتے رہے اور پھر جب تین سو سال کے بعد حکومتوں نے عیسائیت قبول کی تو عیسائیت بڑے وسیع پیمانے پر پھیلنا شروع ہوئی لیکن اس کے ساتھ ہی اپنی بنیادی تعلیم سے وہ دُور ہوتے چلے گئے۔اپنے مقصد کو بھول گئے۔اپنے پیدا کرنے والے خدا کو بھول گئے۔حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے بنیادی پیغام اور تعلیم جو خدا تعالیٰ کی وحدانیت قائم کرنے کا سبق دیتی تھی اسے بھول کر شرک میں مبتلا ہو گئے۔آج دنیا سمجھتی ہے کہ عیسائیت نے بڑی ترقی کی ہے۔ایسی ترقی کو کیا کرنا جس کا مقصد دنیا کی چکا چوند سے متأثر ہونا ہے اور خدا تعالیٰ کی یاد کو پسِ پُشت ڈالنا ہے۔یہ اس بنیادی تعلیم کو بھلانے کی وجہ سے ہے جو آج مثلاً اپنے زعم میں بڑے بڑے مغربی سکالر ہم جنس پرستی کے بارے میں یہ کہتے ہیں کہ مذہب کو نرم رویّہ دکھاتے ہوئے اسے بھی اب اپنی تعلیم کا حصہ بنالینا چاہئے۔اِنَّا لِلّٰہ۔ان دنیا داروں کا مذہب کے بارے میں یہ تصور ہے۔گویا مذہب بھی خدا تعالیٰ کی طرف سے اس کے فرستادوں پر نہیں اترتا بلکہ دنیاوی مجلسیں اور تنظیمیں اور نام نہاد مذہب کے ٹھیکیدار ضرورت کے مطابق مذہب میں دخل اندازی کر کے اللہ تعالیٰ کے احکامات کو بدل سکتے ہیں۔ایسی سوچیں اور ایسی حرکتیں پھر اللہ تعالیٰ کے عذاب کو دعوت دیتی ہیں۔یہ باتیں بتاتی ہیں کہ یہ لوگ پستیوں میں گر رہے ہیں۔کہاں تو وہ عیسائی تھے جنہوں نے نَحْنُ اَنْصَارُ اللّٰہ کا نعرہ لگایا اور خدا تعالیٰ کے احکامات پر عمل کرنے کا عہد کیا، جنہوں

نے یہ عہد کیا کہ ہم توحید کے قیام کی ہر ممکن کوشش کریں گے۔اور کہاں آج کے یہ لوگ ہیں جو شرک میں مبتلا ہوئے تو اخلاق گراوٹوں میں بھی گرتے چلے گئے اور گرتے چلے جارہے ہیں۔ان کا مقصد صرف اور صرف دنیا کمانا ہے اور دین کو اپنی مرضی کے مطابق ڈھالنا ہے، نہ کہ دین کے پیچھے چلنا ہے۔

ان حقیقی عیسائیوں کا اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں یوں ذکر فرمایا ہے۔فرماتا ہےفَلَمَّآ اَحَسَّ عِیْسٰی مِنْهُمُ الْكُفْرَ قَالَ مَنْ اَنْصَارِیْٓ اِلَى اللّٰهِ ۔قَالَ الْحَوَارِیُّوْنَ نَحْنُ اَنْصَارُ اللّٰهِ ۔ اٰمَنَّا بِاللّٰهِ ۔ وَاشْهَدْ بِاَنَّا مُسْلِمُوْنَ۔ رَبَّنَآ اٰمَنَّا بِمَآ اَنْزَلْتَ وَ اتَّبَعْنَا الرَّسُوْلَ فَاكْتُبْنَا مَعَ الشّٰهِدِیْنَ (آل عمران:53۔54) پس جب عیسیٰ نے ان میں، عام لوگوں میں انکار کا رجحان دیکھا، محسوس کیا تو اس نے کہا کون اللہ کی طرف بلانے میں میرے انصار ہوں گے؟ حواریوں نے کہا ہم اللہ کے انصار ہیں۔ ہم اللہ پر ایمان لے آئے ہیں اور تُو گواہ بن جا کہ ہم فرمانبردار ہیں۔(یہ دعا ہے کہ) اے ہمارے ربّ! ہم اس پر ایمان لے آئے ہیں جو تُو نے اتارا اور ہم نے رسول کی پیروی کی۔پس ہمیں حق کی گواہی دینے والوں میں لکھ دے۔

پس یہ وہ لوگ تھے جنہوں نے حواری ہونے کا حق ادا کیا۔جنہوں نے اٰمَنَّا بِاللّٰهِ کا اعلان کیا کہ ہم اللہ پر ایمان لائے۔ ہم فرمانبرداروں میں سے ہیں۔ہم اللہ تعالیٰ کے حکموں پر عمل کریں گے اور فرمانبرداری دکھائیں گے۔دنیاوی دلچسپی اور دنیاوی مصلحتیں ہمیں دین سے دُور نہیں کریں گی۔انہوں نے شرک سے بیزاری کا اعلان کر کے رَبَّنَآ اٰمَنَّا کی آواز بلند کی اور اعلان کیا کہ اے ہمارے رب! ہم ان باتوں پر ایمان لائے، اس تعلیم کو مانا جو تُو نے اپنے رسول کے ذریعہ سے اتاری ہے۔ پس یہ لوگ تھے جن کو اِس دنیا سے زیادہ اگلے جہان کی فکر تھی۔خدا تعالیٰ کی رضا کے حصول کی فکر تھی۔انہوں نے رسول کی پیروی کا اعلان کیا تو اسے نبھایا۔جب انہوں نے نَحْنُ اَنْصَارُ اللّٰهِ کہا تو اللہ تعالیٰ کے مددگار رہے۔پس اس بات کو محفوظ فرما کر اللہ تعالیٰ نے ہمارے لئے دین کو دنیا پر مقدم کرنے کے راستے متعین کئے ہیں۔وہ باتیں بیان فرمائی ہیں جس سے اللہ تعالیٰ کے مددگار بنا جا سکتا ہے۔

اس بات کو سمجھنے کے لئے کہ انصار اللہ کون ہیں؟ آیت (آل عمران: 53) میں آنے والے لفظ حواری کو سمجھنا چاہئے۔ اس کو سمجھنا ضروری ہے۔یہ لفظ بڑا اہم ہے۔انصار اللہ بننے کا ادراک اس لفظ کو سمجھنے سے بڑھتا ہے۔اس لفظ کے معنی کو سمجھ کر ہی اللہ تعالیٰ کے مددگار ہونے کا مطلب واضح ہوتا ہے۔اس لفظ کے معنی واضح ہوں تو تبھی نَحْنُ اَنْصَارُ اللّٰهِ کی روح کو سمجھ کر انسان یہ نعرہ بلند کرتا ہے۔پس حواری کے لفظ کے معنی میں پنہاں گہرائی کو سمجھنے کی ہمیں ضرورت ہے۔حواری کے کئی مطلب ہیں۔اس کا ایک مطلب یہ ہے جو کپڑوں کو دھو کر صاف اور اُجلا کر دیتا ہے۔اس کا ایک مطلب یہ ہے کہ جس کو آزمایا جائے تو وہ ہر قسم کی برائیوں اور غلطیوں سے پاک نظر آئے۔اس کا ایک مطلب یہ ہے کہ ایسا شخص جو اخلاص سے بھرا ہوا اور صاف ہو۔ اس کا ایک مطلب یہ ہے کہ ایسا شخص جو اپنے مشوروں میں ایماندار اور وفا کو مقدم رکھنے والا ہو۔اس کا ایک مطلب یہ ہے کہ سچا اور وفادار دوست اور ساتھی۔اس کا ایک مطلب یہ ہے کہ نبی کا وفادار اور چنیدہ ساتھی، خاص تعلق رکھنے والا ساتھی۔اس کا ایک

ساتواں مطلب یہ ہے کہ خاص مضبوط اور پکا رشتہ اور تعلق رکھنے والا جو کسی طرح ٹوٹنے والا نہیں ہے۔

پس جب ایک انسان ان خصوصیات کا حامل ہو تو تبھی وہ حقیقی حواری کہلائے گا اور تبھی وہ نَحْنُ اَنْصَارُ اللّٰہ کا حق ادا کرنے والا ہوگا۔ پس یہ باتیں سامنے رکھ کر ہر ایک اپنا جائزہ لے سکتا ہے کہ وہ نَحْنُ اَنْصَارُ اللّٰہ کا نعرہ لگانے میں کس قدر صادق ہے۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی مدد کرنے والے حواری کہلائے کیونکہ وہ ان خصوصیات کے حامل تھے یا ان خصوصیات کے حامل بننے کا عہد کرنے والے تھے اور اس کے لئے کوشش کرتے تھے جنہوں نے اپنے دلوں کی میل کو بھی دھویا تقویٰ پیدا کیا اور دوسروں کے دلوں کی مَیل کو دھونے کا ذریعہ بھی بنے۔ اور پھر اللہ تعالیٰ نے بھی ان کے ایمان میں بڑھنے اور اپنے وعدے اور عہد کو پورا کرنے کی وجہ سے انہیں برائیوں سے پاک رکھا۔ لیکن جب یہ خصوصیات ختم ہو گئیں، ان کو اپنی دنیاوی ترقیات پر ناز ہونے لگا، اپنی نسلوں میں نیکیاں جاری رکھنے میں وہ سستی کرنے لگے، توحید کے بجائے شرک میں مبتلا ہو گئے تو اللہ تعالیٰ نے ان کو روحانی برکات سے محروم کر دیا۔

پس ہمیں یاد رکھنا چاہئے کہ سال گزرنے یا جوبلی منانے کا فائدہ تبھی ہے جب ہم ان خصوصیات کو نہ مرنے دیں۔ اپنی روحانی حالتوں کو کبھی نیچے نہ آنے دیں۔ اپنے دین کے علم کو بڑھانے والے ہوں۔ جب ہم اپنی تعلیم کو نہ بھولیں۔ جب ہم یہ اعلان کریں کہ ہم نے نبی سے جو عہدِ وفا اور قربانی کیا ہے اسے ہر حالت میں نبھاتے رہیں گے اور دنیا کی کوئی لالچ ہمیں ہمارے مقصد سے ہٹا نہیں سکے گی۔ مسیح موسوی کے ماننے والوں کے ساتھ تو خدا تعالیٰ کا یہ وعدہ نہیں تھا کہ وہ جس تعلیم پر عمل کر رہے ہیں وہ قیامت تک اپنی اصلی حالت میں رہے گی لیکن مسیح (۔) کے ماننے والوں کے ساتھ تو خدا تعالیٰ کا یہ وعدہ ہے کہ جس تعلیم کو حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لے کر آئے تھے اور جس کو پھر مسیح موعود نے ایک زمانہ گزرنے کے بعد بھی اپنی تمام تر خوبصورتی کے ساتھ دنیا کو دکھانا تھا یہ تعلیم اب قیامت تک جاری رہنے والی تعلیم ہے۔ پس اگر عیسائی اپنی تعلیم کو بھول گئے اور حواریوں کا تسلسل ختم ہو گیا تو یہی ان کا انجام تھا۔ لیکن مسیح موعود کے ماننے والوں اور آپ کی جماعت نے قیامت تک پھلنا پھولنا اور بڑھنا ہے انشاء اللہ تعالیٰ۔ اس لئے اس کو نَحْنُ اَنْصَارُ اللّٰہ کا نعرہ لگانے والے حواری ہمیشہ ملتے رہیں گے۔ لیکن ہر زمانے کے احمدی جو انصار اللہ تنظیم میں شامل ہیں ان کو بھی یہ جائزہ لینے کی ضرورت ہے کہ کیا وہ اس خوبصورت انجام کا حصہ بننے کی کوشش کر رہے ہیں جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے حقیقی پیروؤں اور (مومنوں) کے لئے مقدر ہے۔ کیا ہم تزکیۂ نفس کر رہے ہیں۔ کیا ہم اپنے دلوں کی میلوں کو دھو رہے ہیں۔ کیا ہم قرآن کریم کی حکمت کی باتوں کو سیکھ کر خالص ہوتے ہوئے اپنا رہے ہیں، ان پر عمل کر رہے ہیں۔ کیا ہمارے وفاؤں کے معیار بلندیوں کی طرف جا رہے ہیں۔ کیا ہم اپنی نسلوں کی تربیت کی طرف توجہ دے رہے ہیں۔ کیا ہم اپنے عہد بیعت کے مطابق حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے اپنا رشتہ سب دنیاوی رشتوں سے بڑھ کر سمجھتے ہیں۔ کیا ہم دین کے معاملے میں بھی اور دنیاوی معاملات میں بھی اپنی رائے اور مشورے خدا تعالیٰ کو حاضر ناظر جان کر ایمانداری اور وفا سے دیتے ہیں۔ پس جب ہم ان معیاروں کو سامنے رکھیں گے تو خود بخود ہمارا تمام تر جائزہ

ہمارے سامنے آجائے گا۔

حضرت مصلح موعود (۔) کا چالیس سال سے اوپر والے افراد جماعت پر یہ احسان ہے کہ انہوں نے آپ کی تنظیم کا نام انصار اللہ رکھا تا کہ اس عمر میں جب ہر لحاظ سے انسان پختہ ہو چکا ہوتا ہے اپنے تجربے اور صلاحیت سے جماعت کے لئے ایک مفید وجود بن سکے۔ اپنے نمونے قائم کر کے نوجوان نسل کی تربیت کا ذریعہ بن سکے۔ انصار اللہ کے الفاظ یہ احساس دلاتے رہیں کہ ہم نے اللہ تعالیٰ کے مددگار رہنا ہے۔ ہم نے خدا تعالیٰ کی خاطر اور اس کے دین کی ترویج کے لئے ہر قربانی کرنی ہے۔ اللہ تعالیٰ کے احکامات پر عمل بھی کرنا ہے اور اپنی نسلوں کو بھی اس کی حکمت اور اہمیت بتا کر عمل کروانے کی نصیحت اور کوشش کرنی ہے۔ دین کے پیغام کو دنیا کے کناروں تک پہنچانے کے لئے مسیح موعود علیہ السلام کا مددگار رہنا ہے۔ اس بات میں کوئی شک نہیں کہ خدا تعالیٰ کا حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے یہ وعدہ ہے کہ میں تیری (۔) کو زمین کے کناروں تک پہنچاؤں گا۔ (تذکرہ صفحہ 260 ایڈیشن چہارم مطبوعہ ربوہ)۔ اور وہ انشاء اللہ تعالیٰ ضرور پہنچائے گا اور پہنچا رہا ہے لیکن اگر آپ اس میں حصہ ڈالنے کی کوشش کریں گے تو خدا تعالیٰ کے فضلوں کو سمیٹنے والے ہوں گے۔ یقیناً یہ بھی خدا تعالیٰ کا وعدہ ہے کہ جب (دعوت الی اللہ) دنیا کے کناروں تک پہنچائے گا تو اس کے نیک نتائج بھی پیدا فرمائے گا اور اللہ تعالیٰ کے قانون کے مطابق آخر کار اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول نے ہی غالب آنا ہے۔ لیکن ہم کتنے خوش قسمت ہوں گے اگر ہم اس غلبے کا حصہ بن جائیں۔ یاد رکھیں جب اللہ تعالیٰ نے فرمایا كَتَبَ اللّٰهُ لَاَغْلِبَنَّ اَنَا وَرُسُلِيْ (المجادلۃ: 22)۔ اللہ تعالیٰ نے لکھ رکھا ہے کہ میں اور میرے رسول غالب آئیں گے تو اللہ تعالیٰ کی نظر میں جہاں اس کام کے لئے مددگاروں کی ضرورت ہوگی وہ اپنے وعدے کے مطابق انصار بھی حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور آپ کے خلفاء کو مہیا کرتا رہے گا۔ انشاء اللہ تعالیٰ۔ لیکن یہ آپ پر منحصر ہے کہ آپ حواریوں والی خصوصیات پیدا کر کے کتنا اس کا حصہ بنتے ہیں۔ آگے بڑھ کر اگر نَحْنُ اَنْصَارُ اللّٰهِ کی روح کو سمجھیں گے تو اللہ تعالیٰ کے فضلوں کو جذب کرنے والے بنیں گے۔

جیسا کہ میں نے کہا تھا کہ عیسائیت کے پھیلنے کے ساتھ دینی اور روحانی زوال ان میں شروع ہوا لیکن احمدیت کے پھیلنے کی خوشخبری جب ہمیں حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اللہ تعالیٰ سے اطلاع پا کر دی کہ تین سو سال پورے نہیں ہوں گے جب احمدیت کی دنیا میں اکثریت ہوگی (ماخوذ از تذکرۃ الشہادتین ...... جلد 20 صفحہ 67) تو اس بات کی بھی تسلی کروائی کہ نظام خلافت کے ساتھ جڑنے کی وجہ سے اللہ تعالیٰ انعامات سے نوازتا رہے گا اور دینی زوال انشاء اللہ تعالیٰ نہیں ہوگا بلکہ دین کی ترقی نظر آئے گی۔ مسیح موعود علیہ السلام کی جماعت کی ترقی دنیاوی بادشاہتوں کے ساتھ دین سے دور جانے کی وجہ سے نہیں بلکہ دین کو دنیا پر مقدم رکھتے ہوئے ہوگی۔ بادشاہوں کو اپنی بادشاہت کا زُعم نہیں ہوگا بلکہ وہ آپ علیہ السلام کے کپڑوں سے برکت حاصل کرنے والے ہوں گے۔ وہ آپ کی تعلیم کو اپنانے والے ہوں گے۔ یہ زمانہ بھی انشاء اللہ تعالیٰ آئے گا جب بادشاہ مجبور ہوں گے کہ مسیح (۔) کو مانیں۔ گو آج ہم میں سے بہت سے اسے خوش فہمی سمجھیں گے یا ہمارے مخالفین کچھ لوگ ہماری خوش

فہمی سمجھتے ہوں یا ایک بڑ سمجھتے ہوں کہ چھوٹی سی جماعت یہ کیا نعرے لگا رہی ہے لیکن جب ہم جماعت احمدیہ کی تاریخ اور ابتدا پر نظر ڈالتے ہیں تو اللہ تعالیٰ کے فضلوں کو دیکھتے ہوئے ایمان مضبوط ہوتا ہے۔ پس اس کی تو کوئی فکر نہیں کہ یہ کیسے ہوگا۔ یہ انشاء اللہ تعالیٰ ہوگا اور ضرور ہوگا۔ ہر دن جو بظاہر چھوٹی چھوٹی کامیابیاں دکھاتا ہے وہ ہمیں اس بات پر مضبوط کرتا ہے کہ تمہیں یہ چھوٹی چھوٹی کامیابیاں تمہارے وسائل اور کوششوں سے حاصل نہیں ہو سکتی تھیں جن کو دنیا بظاہر چھوٹی سمجھتی ہے۔ آج یہ چھوٹی کامیابیاں بھی ہمارے لئے ہمارے وسائل کے لحاظ سے ہم دیکھیں تو بہت بڑی نظر آتی ہیں اور ہم ان پر خوش ہوتے ہیں لیکن دنیا یہ سمجھتی ہے کہ چھوٹی کامیابیاں ہیں لیکن یہ جو بھی کامیابیاں ہیں جیسا کہ میں نے کہا یہ ہماری کسی کوشش کی وجہ سے نہیں ہیں۔ یہ بھی صرف اور صرف اللہ تعالیٰ کے فضل کی وجہ سے ہیں۔ وہ تمام طاقتوں والا ہے۔ وہ جب چاہے گا تو دنیا جن کامیابیوں کو بڑا سمجھتی ہیں ان بڑی کامیابیوں کو بھی ہمارے قدموں میں لا ڈالے گا۔ انشاء اللہ۔

لیکن جو چیز ہمارے لئے ضروری ہے وہ یہ ہے کہ ہر سال جو گزرتا ہے وہ اس جائزے کی طرف توجہ دلانے والا ہو کہ ہمارا اصل مقصد دین میں ترقی کرنا ہے اور اسے ہم نے کس حد تک حاصل کیا ہے۔ اگر ہمارے قدم آگے نہیں بڑھ رہے اور ہم وہیں کھڑے ہیں تو ہم نام کے انصار اللہ ہیں۔ ہمیں اپنی عبادتوں کے معیار دیکھنے ہیں۔ ہمیں اپنی قربانیوں کے معیار دیکھنے ہیں۔ ہمیں اپنی عملی، اخلاقی حالتوں کے معیار دیکھنے ہیں۔ ہمیں اپنی ان کوششوں کو دیکھنا ہے جو دین کو پھیلانے کے لئے ہم کر رہے ہیں۔ مَیں نے ایک خطبہ میں جماعت میں نئے آنے والوں کا ذکر کیا تھا کہ ایک شخص مشرک سے احمدی ہوا بلکہ پورا گاؤں ہی مشرکین کا تھا جو احمدی ہوا تو احمدی ہونے کے بعد توحید اس طرح اس کے دل میں راسخ ہوگئی، اس طرح گڑ گئی کہ وہ کہنے لگا کہ یا تو مجھے خدا پہ یقین نہیں تھا اور یا اب یہ حالت ہے کہ میرے دل میں توحید اس طرح گڑ گئی ہے۔ پہلے یہ خیال تھا کہ بتوں کے بغیر میں خدا تک پہنچ نہیں سکتا یا بت ہی سب کچھ میرا کام کرنے والے ہیں لیکن اب میرے دل میں توحید اس طرح گڑ گئی ہے اور خدا تعالیٰ کی عبادت کی طرف اس طرح توجہ پیدا ہوئی ہے خدا تعالیٰ کے لئے اس طرح میرا دل خالص ہوا ہے کہ کہنے لگا کہ میں اپنے فارم پر کام کر رہا ہوتا ہوں تو نماز کے وقت میرے دل میں ایک آواز اٹھ کر مجھے توجہ دلاتی ہے کہ کام چھوڑو اور نماز ادا کرو۔ نماز کا وقت ہوگیا ہے۔ تو یہ ان لوگوں کی حالت ہے جو اللہ تعالیٰ ''انصار اللہ'' کی صورت میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو عطا فرما رہا ہے۔

اب اپنے جائزے لے لیں کہ یہ کیا ہیں۔ ایک ملک کی مجلس کا مَیں جائزہ لے رہا تھا تو صدر صاحب نے بڑے فخر سے یہ بتایا کہ ہمارے ممبر نمازوں میں کمزور تھے صرف دس فیصد باجماعت نماز ادا کرتے تھے ہم نے ایک مہم چلائی تین مہینے تک تو سترہ فیصد ہوگئے۔ میں صحیح طرح سن نہیں سکا تھا۔ ان کے اس انداز سے مَیں سمجھا کہ بڑی خوشی سے بتا رہے ہیں تو شاید ستر فیصد کہہ رہے ہوں۔ گو کہ یہ بھی انصار اللہ کے لحاظ سے کوئی غیر معمولی کامیابی نہیں ہے۔ لیکن سترہ فیصد تو انتہائی قابل شرم بات ہے اور وہ بھی ایک مہم چلانے کے بعد۔ اگر اپنے پیدائش کے بنیادی مقصد کو ہی یاد نہیں رکھتے یا نہیں رکھیں گے جس پر اللہ تعالیٰ نے

خاص طور پر قرآن شریف میں توجہ دلائی ہے تو انصار اللہ ہونے کا باقی حق کیا ادا کریں گے۔ اگر خود ہی تزکیۂ نفس اور اللہ تعالیٰ کی کتاب پر عمل نہیں کریں گے تو دوسروں کی کیا تربیت کریں گے۔ پس اگر 75 سال گزرنے کے بعد اسّی نوّے فیصد باجماعت نمازوں کی حاضری سے ہم پندرہ بیس فیصد نمازوں کی حاضری پر آ گئے ہیں تو یہ ترقی نہیں، تنزّل ہے۔ بڑی قابل فکر بات ہے۔ بڑا فکر کا مقام ہے۔ بہرحال اب جماعت پھیل رہی ہے، اگر ایک جگہ کے افراد سستی دکھائیں گے تو خدا تعالیٰ دوسری جگہ سچے عابد پیدا فرما دے گا۔ جیسا کہ مَیں نے بتایا۔ یہ ایک مثال ہے جو میں نے دی ہے۔ ایسی کئی مثالیں ہیں۔

جب اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ مَیں اور میرا رسول غالب آئیں گے تو اس کے سامان بھی پیدا فرماتا ہے اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے کئے ہوئے وعدے کے مطابق وہ فرما بھی رہا ہے۔ آپ کو عبادت کرنے والے بھی عطا فرما رہا ہے اور آپ کو آپ کے پیغام کو آگے پہنچانے والے بھی عطا فرما رہا ہے۔ کیسے اور کس قسم کے لوگ اللہ تعالیٰ عطا فرماتا ہے۔ کس طرح ان میں جوش اور جذبہ پیدا کرتا ہے۔ کس طرح وہ اپنے آپ کو مسیح (۔) کا پیغام پہنچانے کے لئے پیش کرتے ہیں۔ کس طرح اللہ تعالیٰ نیک فطرت لوگوں کو گھیر گھیر کر ہمارے قریب لاتا ہے اور پھر ان سے (دعوت الی اللہ) کے کام لیتا ہے اس کے ایک دو واقعات آپ کے سامنے پیش کر دیتا ہوں۔

آئیوری کوسٹ کے دوست وُلائی محمد (Volai Mohammad) صاحب ملازمت کے سلسلے میں وہاں کے ایک شہر میں آئے۔ (مومن) تھے۔ اتفاقاً انہوں نے ایک جمعہ احمدیہ (بیت الذکر) میں پڑھا اور پہلی مرتبہ جماعت کے بارے میں تعارف حاصل کیا۔ پھر اس شہر میں اپنے قیام کے دوران موصوف باقاعدگی سے مشن آتے رہے اور جماعتی پروگراموں میں بڑھ چڑھ کے حصہ لیتے رہے۔ چندہ بھی ادا کیا مگر باقاعدہ بیعت نہیں کی تھی۔ پھر ان کا نوکری کا contract ختم ہوا تو ابی جان جو وہاں کا کیپیٹل ہے وہاں واپس چلے گئے مگر انہوں نے جماعت سے مسلسل رابطہ رکھا۔ انہوں نے جلسہ سالانہ آئیوری کوسٹ 2014ء کے انتظامات میں بھی حصہ لیا لیکن پھر بھی بیعت نہیں کی۔ 2015ء میں ایک کنٹریکٹ کے سلسلہ میں موصوف فرانس آ گئے یا ان کو اللہ تعالیٰ نے فرانس آنے کا موقع دیا۔ انہوں نے وہاں سے روانہ ہونے سے پہلے فرانس مشن ہاؤس کا ایڈریس بھی لے لیا۔ وہاں مشن اور افراد جماعت سے رابطہ رکھا۔ فرانس میں قیام کے دوران ان کو جرمنی کے جلسہ کے انعقاد کا پتا چلا تو تین دن کی چھٹی لے کر جرمنی چلے گئے۔ جلسے میں شریک ہوئے۔ جلسے کے تین دن جو وہاں رہے تو اس کے بعد کہنے لگے کہ جو روحانی ماحول اور بھائی چارہ میں نے دیکھا ہے اور اسے محسوس کیا ہے وہ ناقابل بیان ہے۔ پھر انہوں نے میری تقاریر کا بھی ذکر کیا کہ انہوں نے میرے دل پر بڑا اثر ڈالا ہے۔ کہتے ہیں مَیں اپنی زندگی میں ایک روحانی تبدیلی محسوس کر رہا ہوں اور جلسہ میں شامل ہو کر وہاں انہوں نے بیعت کر لی۔ کہتے ہیں کہ میں آپ کی خواہش کے مطابق آئیوری کوسٹ میں احمدیت کی ترقی کے لئے کام کروں گا اور ہر ممکن طریق سے اس پیغام کو پہنچاؤں گا تو یہ وہ روح ہے جو انصار اللہ کی روح ہے۔

پھر گیمبیا کے ایک صاحب جن کی 72 سال کی عمر ہے۔ انصار اللہ کے بھی آخری حصہ میں۔ کہتے ہیں اس سال انہوں نے

جماعت کے ریڈیو پر نشر ہونے والا پروگرام سن کر جماعت کے بارے میں تحقیق کی اور احمدیت قبول کر لی۔ بیعت کرنے کے بعد یہ بڑے پُرجوش داعی الی اللہ بن چکے ہیں اور بڑھاپے کی عمر کے باوجود دعوت الی اللہ کے لئے اٹھارہ سے بیس کلومیٹر روز پیدل چلتے ہیں اور بڑے زور شور سے (دعوت الی اللہ) کرتے ہیں۔ ویسے تو اَن پڑھ ہیں لیکن جماعتی لیفلیٹس لیتے ہیں، پہلے خود سنتے ہیں، پھر اس کو ذہن میں مستحضر رکھتے ہیں اور اس کے بعد پھر تقسیم بھی کرتے ہیں۔ (۔) لوگوں کو خاص طور پر مسیح موعود علیہ السلام کی آمد والے اور ختم نبوت والے پمفلٹ کو پڑھنے پر زور دیتے ہیں اور ساتھ یہ بھی کہتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ سے دعا کرو کہ وہ تمہاری رہنمائی کرے۔ جب سے وہ احمدی ہوئے ہیں اس عرصے کے دوران پمفلٹ تو انہوں نے تقریباً اڑھائی ہزار تقسیم کئے ہوں گے لیکن اللہ تعالیٰ کے فضل سے اپنے شوق اور دعا اور مسلسل محنت سے اب تک صرف یہ شخص سات سو سے اوپر افراد کو اپنی (دعوت الی اللہ) سے احمدیت میں شامل کروا چکا ہے۔

پھر ایک صاحب شیخ جاوید صاحب ہیں۔ انہوں نے گزشتہ سال ہی بیعت کی تھی۔ قرآن کریم کے تاجر تھے۔ (مومن) تھے۔ گیمبیا میں انہیں چھ مہینے کی ٹریننگ دی گئی اور پارٹ ٹائم معلم کے طور پر رکھ لیا گیا۔ کہتے ہیں اس کے بعد میں نے خواب میں دیکھا کہ ایک نہایت خوبصورت اور نورانی وجود ہے جو اُن سے کہتے ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ اپنی عبادت اور کام کو اَور بڑھائیں۔ اپنی عبادت اور کام کو اَور بڑھائیں۔ چنانچہ وہ بڑے پرجوش انداز سے (دعوت الی اللہ) کرنے لگ گئے ہیں۔ (دعوت الی اللہ) کی خاطر کئی کلومیٹر اور کئی کئی گھنٹے پیدل سفر کرتے ہیں۔ نئی نئی جماعتیں ان کے ذریعہ سے بن رہی ہیں اور انہوں نے بھی تقریباً دو سو سے اوپر افراد کو احمدیت کا پیغام پہنچا کر انہیں جماعت میں شامل کیا اور اب جو شامل ہونے والے ہیں ان کو اللہ تعالیٰ کے فضل سے مالی قربانیوں میں بھی شامل کیا جا رہا ہے اور اسی ذریعہ سے وہ باقاعدہ رابطے میں رہتے ہیں۔

پس یہ لوگ ہیں جو بعد میں آ رہے ہیں لیکن اپنے وقت کے ضائع ہونے کو محسوس کرتے ہوئے اپنی عبادتوں میں بھی اور (دعوت الی اللہ) کاموں میں بھی طاق ہو رہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان کے ایمان و اخلاص میں اضافہ فرماتا چلا جائے اور ہم میں سے جو کمزور ہیں، جن کے گھروں میں احمدیت کئی دہائیوں سے آئی ہوئی ہے بلکہ باپ دادا سے آئی ہوئی ہے وہ اپنے آپ کو اس مقام پر لانے کی کوشش کریں جہاں ہمیں حضرت مسیح موعود علیہ السلام دیکھنا چاہتے ہیں۔

میں نے نماز باجماعت کی ابھی بات کی تھی لیکن حضرت مسیح موعود علیہ السلام ہمارے لئے کیا معیار مقرر فرماتے ہیں۔ نماز باجماعت تو فرض ہے۔ ایک صحت مند مرد کے لئے اس کو ادا کرنا ضروری ہے۔ آپ ایک جگہ اپنی جماعت کے افراد کے بارے میں فرماتے ہیں کہ:

ہر شخص تہجد کے لئے اٹھنے کی کوشش کرے۔ (ماخوذ از ملفوظات جلد اول صفحہ 134) اور اب آپ انصار کی عمر تو ایسی ہے جن کو خاص طور پر اس طرف توجہ کرنے کی ضرورت ہے اور توجہ کرنی چاہئے۔ کجا یہ کہ اس بات پر خوش ہو جائیں کہ ہمارے 15 فیصد

ممبر نماز باجماعت پڑھتے ہیں۔ اگر صرف عاملہ ممبران ہی مقامی سطح سے لے کر مرکزی سطح تک نماز باجماعت کی طرف توجہ کریں تو پینتیس سے پچاس فیصد حاضری تو انہیں کی وجہ سے بڑھ جاتی ہے۔ اگر انصار اس سلسلہ میں اپنے نمونے دکھائیں تو خدام تو پھر خود بخود ان کے نمونے دیکھ کر عمل کرنے شروع کر دیں گے۔ جب خود عمل نہیں کر رہے تو دوسروں کو کیا نصیحت ہو گی۔

آپ علیہ السلام نے ایک جگہ اپنی جماعت کو نصیحت کرتے ہوئے فرمایا کہ:

"خدا تعالیٰ بڑا کریم ہے۔ اس کی کریمی کا بڑا گہرا سمندر ہے جو کبھی ختم نہیں ہو سکتا۔ اور جس کو تلاش کرنے والا اور طلب کرنے والا کبھی محروم نہیں رہا۔ اس لئے تم کو چاہئے کہ راتوں کو اٹھ اٹھ کر دعائیں مانگو اور اس کے فضل کو طلب کرو"

(ملفوظات جلد اول صفحہ 234)

ایک جگہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں کہ "اللہ تعالیٰ نے قرآن (مجید) میں فرمایا ہے کہ وَجَاعِلُ الَّذِيْنَ اتَّبَعُوْكَ فَوْقَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا اِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ (آل عمران: 56) "(یعنی اور ان لوگوں کو جنہوں نے تیری پیروی کی ہے ان لوگوں پر جنہوں نے انکار کیا ہے قیامت کے دن تک بالادست رکھوں گا یا بالا دست کروں گا۔ ان کو فوقیت دوں گا۔ وہ ترقی کرنے والے ہوں گے۔) آپ فرماتے ہیں کہ "یہ تسلی بخش وعدہ ناصرہ میں پیدا ہونے والے ابن مریم سے ہوا تھا مگر میں تمہیں بشارت دیتا ہوں کہ یسوع مسیح کے نام سے آنے والے ابن مریم کو بھی اللہ تعالیٰ نے انہیں الفاظ میں مخاطب کر کے بشارت دی ہے"۔ یعنی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو بھی انہیں الفاظ میں بشارت دی ہے۔ آپ فرماتے ہیں کہ "اب آپ سوچ لیں کہ جو میرے ساتھ تعلق رکھ کر اس وعدۂ عظیم اور بشارتِ عظیم میں شامل ہونا چاہتے ہیں کیا وہ وہ لوگ ہو سکتے ہیں جو امّارہ کے درجہ میں پڑے ہوئے فسق و فجور کی راہوں پر کاربند ہیں؟ نہیں، ہرگز نہیں"

(ملفوظات جلد اوّل صفحہ 64۔65)

پس ہمارے لئے ضروری ہے کہ ہم اپنے اخلاق اور اعمال میں ترقی کریں اور تقویٰ اختیار کریں تا کہ خدا تعالیٰ کی نصرت اور محبت کا فیض ہمیں ملے۔ پس آج انصار اللہ کی تنظیم کو 75 سال پورے ہونے کا اگر ہم صحیح فیض اٹھانا چاہتے ہیں یا اس لئے منا رہے ہیں کہ ہم اللہ تعالیٰ کے شکر گزار بنیں تو اللہ تعالیٰ کے بھیجے ہوؤں کی باتوں کو سن کر اس پر عمل کریں۔ اپنے دلوں کو خالص اللہ تعالیٰ کے لئے بنائیں۔ کامیابی اسی میں ہے کہ ایک دوسرے سے نیکیوں میں بڑھنے کی کوشش کریں اور ان کامیابیوں کا حصہ بنیں جن کی بشارت اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو دی ہے۔

آج امریکہ میں بھی انصار اللہ کا اجتماع ہو رہا ہے جیسا کہ میں نے ذکر کیا اور شاید کسی اور ملک میں بھی ہو رہا ہو۔ ہر جگہ انصار اپنی ذمہ داریوں کو سمجھیں۔ اپنی عبادتوں کے معیار بلند کریں۔ مختلف ممالک کے نمائندگان یہاں آئے ہوئے ہیں وہ بھی اس بات کو نوٹ کریں اور اپنے انصار کو جا کر بتائیں اور ان کے جو انصار سن رہے ہوں گے ان کو بھی بتائیں اور میرا خیال ہے دنیا میں ہر جگہ تو سن ہی رہے ہوں گے۔ اپنی عملی حالتوں کی طرف توجہ کریں۔ قرآن کریم کی تعلیم کو جہاں اپنے پر لاگو کریں

وہاں اگلی نسلوں کی فکر کرتے ہوئے انہیں بھی اسی انعام سے وابستہ رکھیں جو انعام حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی صورت میں اللہ تعالیٰ نے ہمیں اس زمانے میں دیا ہے اور پھر نیکیوں میں سبقت لے جانے کی کوشش کریں۔ پیدائشی احمدی اس کوشش میں ہوں کہ ہم نے نئے آنے والوں سے نیکیوں میں آگے نکلنا ہے اور نئے آنے والے اس کوشش میں ہوں کہ ہم نے پرانے احمدیوں کو نیکیوں میں پیچھے چھوڑ دینا ہے۔ امریکہ کے انصار اس کوشش میں ہوں کہ ہم نے حقیقی انصار اللہ بنتے ہوئے برطانیہ کے انصار اللہ کو پیچھے چھوڑنا ہے اور برطانیہ کے انصار اس کوشش میں ہوں کہ ہم نے دنیا میں رہنے والے ہر ناصر کو، ہر شخص کو پیچھے چھوڑنا ہے اور نیکیوں میں آگے بڑھتے چلے جانا ہے۔ اور اسی طرح جرمنی، کینیڈا، انڈونیشیا، غانا، نائیجیریا، پاکستان، ہندوستان، آئیوری کوسٹ اور دوسرے ممالک کے انصار یہ کوشش کرنے والے ہوں کہ ہم نے اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل کرنے کے لئے انصار اللہ ہونے کا حق ادا کرنا ہے۔ عبادتوں میں بڑھنا ہے۔ نیکیوں میں بڑھنا ہے۔ اپنی نسلوں کی تربیت میں بڑھنا ہے۔ اور جب یہ روح پیدا ہوگی تب ہی آپ ڈائمنڈ جوبلی منانے کا حق ادا کریں گے۔ اللہ تعالیٰ کرے کہ یہ 75 سال آئندہ روحانی اور عملی ترقیات کے لئے نیا سنگ میل ثابت ہوں اور انصار اللہ حقیقت میں اللہ تعالیٰ کے مددگار ہونے کا حق ادا کرنے والے بنیں۔ اللہ تعالیٰ ہمیں سب کو اس کی توفیق عطا فرمائے۔ اب دعا کرلیں۔ (آمین)

(الفضل انٹرنیشنل 16 اکتوبر 2015ء شمارہ نمبر 42)

عشق رسولؐ

ایک دفعہ بالکل گھریلو ماحول کی بات ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی طبیعت کچھ ناساز تھی اور آپؑ گھر میں چارپائی پر لیٹے ہوئے تھے اور حضرت اماں جان اور حضرت میر ناصر نواب صاحب مرحوم بھی پاس بیٹھے تھے کہ حج کا ذکر شروع ہوگیا۔ حضرت نانا جان نے کوئی ایسی بات کہی کہ اب تو حج کے لئے سفر اور رستے وغیرہ کی سہولت پیدا ہو رہی ہے۔ حج کو چلنا چاہئے۔ اس وقت زیارت حرمین شریفین کے تصور میں حضرت مسیح موعودؑ کی آنکھیں آنسوؤں سے بھری ہوئی تھیں اور آپ اپنے ہاتھ کی انگلی سے اپنے آنسو پونچھتے جاتے تھے۔ حضرت نانا جان کی بات سن کر فرمایا:

"یہ تو ٹھیک ہے اور ہماری بھی دلی خواہش ہے مگر میں سوچا کرتا ہوں کہ کیا میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے مزار کو دیکھ بھی سکوں گا"

یہ ایک خالصتاً گھریلو ماحول کی بظاہر چھوٹی سی بات ہے لیکن اگر غور کیا جائے تو اس میں اس اتھاہ سمندر کی طغیانی لہریں کھیلتی ہوئی نظر آتی ہیں جو عشق رسولؐ کے متعلق حضرت مسیح موعودؑ کے قلب صافی میں موجزن تھیں۔ حج کی کس سچے (مومن) کو خواہش نہیں مگر ذرا اس شخص کی بے پایاں محبت کا اندازہ لگاؤ جس کی روح حج کے تصور میں پروانہ وار رسول پاکؐ کے مزار پر پہنچ جاتی ہے۔ اور وہاں اس کی آنکھیں اس نظارہ کی تاب نہ لاکر بند ہونی شروع ہو جاتی ہیں۔

(تاریخ احمدیت جلد 2 صفحہ 578-579)

مکرم محمد داؤد طاہر صاحب ۔ لاہور

جلسہ سالانہ ربوہ کی یادیں

حضرت مسیح موعود نے خدا تعالیٰ کے حکم اور منشا کے عین مطابق 27 دسمبر 1891ء کو جماعت احمدیہ کے پہلے جلسہ سالانہ کے انعقاد کا اعلان فرمایا۔ اس جلسے میں شامل ہونے والوں کی تعداد صرف پچھتر تھی۔ اس کے بعد یہ جلسہ قادیان میں الا ماشاء اللہ ہر سال منعقد ہوتا رہا اور اس میں شامل ہونے والوں کی تعداد میں اضافہ ہوتا چلا گیا۔ تقسیم ملک کے بعد پہلا جلسہ سالانہ تو لاہور میں ہوا لیکن ربوہ میں پہلا جلسہ سالانہ 1949ء میں ہوا اور تب سے 1983ء تک ہر سال منعقد ہوتا رہا۔ وقت کے ساتھ اس جلسہ میں شامل ہونے والوں کی تعداد میں معتد بہ اضافہ ہوا چنانچہ 1891ء کے پچھتر افراد کے مقابلے میں 1983ء کے جلسہ سالانہ میں پونے تین لاکھ سے زائد فرزندانِ احمدیت شامل ہوئے۔

بعض حکومتی پابندیوں کی وجہ سے 1983ء کے بعد ربوہ میں تو جلسہ سالانہ نہیں ہو سکا البتہ دنیا کے طول و عرض میں جہاں جہاں احمدی جماعتیں موجود ہیں مقامی حالات کے مطابق جلسہ ہائے سالانہ باقاعدگی سے منعقد ہو رہے ہیں اور ان میں احمدیوں اور غیر از جماعت احباب کی ایک بڑی تعداد شامل ہو کر ان مقاصد کی تکمیل کے لیے کوشاں رہتی ہے جن کی خاطر اس جلسہ کی بنیاد رکھی گئی تھی۔

یاد رہے کہ حضرت مسیح موعودؑ نے جلسہ سالانہ کا اجرا خالصۃً تعلیمی اور تربیتی مقاصد کے لئے فرمایا تھا۔ مقصد یہ تھا کہ جماعت کے افراد ہر سال مرکز میں جمع ہو کر اپنے دینی بھائیوں سے تعارف حاصل کریں، باہم محبت کے تعلقات استوار کریں، دین کا علم سیکھیں اور اس چشمۂ فیض سے جو خدا کے مسیح نے خدائی حکم اور منشا کے مطابق جاری کیا ہے سیراب ہوں۔

حضرت مسیح موعودؑ کی ان ہی تعلیمات کے مطابق ربوہ میں یہ جلسہ اِلّا ماشاء اللہ ہر سال دسمبر کی 26، 27 اور 28 تاریخ کو منعقد ہوتا رہا۔ یہ جلسہ اس شہر کے باسیوں کے لیے ایک خاص خوشی کا پیغام لے کر آتا۔ وہ تو سال بھر سے اس موقع کے منتظر ہوتے تھے چنانچہ اس موقع پر تزئینِ ربوہ کا خاص اہتمام کیا جاتا۔ جلسہ سے پہلے وقارِ عمل کے ذریعے گلیوں محلوں کی ممکن حد تک صفائی کی جاتی۔ گھروں کے سامنے اور آس پاس چھڑکاؤ کیا جاتا۔ جب تک نالیاں کچی تھیں ان پر کئی دن پہلے سے چونا چھڑکا جانے لگتا اور جب نالیاں پختہ ہو گئیں تو ان کی دھلائی کی جانے لگتی۔ اراکینِ انصار اللہ اور لجنہ سے توقع کی جاتی کہ وہ اپنے گھروں کے اندر حتی المقدور صفائی کا اہتمام کریں گی۔ یہ تاکید بھی کی جاتی کہ ربوہ کے رہائشی اپنے گھروں کے باہر بجلی کا ایک ایک بلب ضرور لگا دیں اور اسے رات بھر جلائے رکھیں تاکہ مہمانانِ کرام کو وہاں سے گذرتے ہوئے تکلیف نہ ہو۔ اُس زمانے میں ربوہ میں سٹریٹ لائٹ کا انتظام نہیں تھا لہٰذا عام حالات میں پورا شہر سرِ شام تاریکی میں ڈوب جاتا۔ ایامِ جلسہ

میں خصوصی طور پر لگائے گئے ان بلبوں سے ربوہ کا نقشہ یکسر بدل جاتا۔ مجھے حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کی صحت کا زمانہ کچھ کچھ یاد ہے۔ اگرچہ میں کم عمری کی وجہ سے آپ کے بیان فرمودہ روحانی معارف سے تو پوری طرح بہرہ ور نہ ہو سکتا تھا لیکن میں نے آپ کی بعض تقاریر بہت انہماک کے ساتھ سنی ہیں چنانچہ نصرت گرلز ہائی سکول کے صحن میں ہونے والا وہ جلسہ مجھے آج بھی یاد ہے جس میں آپ کی سیر روحانی والی تقریر کم وبیش پانچ یا چھ گھنٹے جاری رہی تھی۔ یہ حضور کی قوتِ قدسی تھی یا فنِ خطابت پر آپ کی دسترس کا کمال کہ بارش کے باوجود سامعین میں کسی طرح کی بھگدڑ نہ مچی اور وہ انتہائی ضبط کے ساتھ اپنی جگہ بیٹھ کر یہ تقریر سنتے رہے۔ جلسہ سالانہ کے لیے کوئی ایک جگہ مستقل طور پر مخصوص نہ تھی بلکہ حالات کے مطابق اس میں تبدیلی کی جاتی رہتی تھی۔ میرے علم کے مطابق کچھ سال مردانہ جلسہ نصرت گرلز ہائی سکول کے صحن میں ہوا۔ اسی طرح مجھے زنانہ جلسے کا دفاتر صدر انجمن احمدیہ کی گراؤنڈ میں ہونا بھی یاد ہے۔ بعد میں جلسہ بیت الاقصیٰ والے میدان میں اور آخری سالوں میں بیت الاقصیٰ کی چاردیواری کے اندر منعقد ہونے لگا۔ جلسہ کی آمد سے کچھ عرصہ پہلے جلسہ گاہ کو سٹیڈیم کی شکل دے دی جاتی یعنی اس کے چاروں طرف لکڑی کے شہتیروں سے مہمانوں کے بیٹھنے کے لیے عارضی سیڑھیاں بنا دی جاتیں۔

اُس زمانے میں ربوہ میں تانگوں کی تعداد انگلیوں پر گنی جا سکتی تھی لیکن جلسہ سالانہ کے موقع پر گردونواح سے درجنوں تانگے یہاں آجاتے چنانچہ لاری اڈے اور ریلوے اسٹیشن کے باہر بہت گہما گہمی ہوتی۔ افسر جلسہ سالانہ کی طرف سے مختلف محلوں کے لیے تانگے کے نرخ مقرر ہوتے تھے۔ قلیوں کی ایک بڑی تعداد بھی موجود ہوتی جن کے اجرت نامے کی جلسہ سالانہ سے پہلے خوب تشہیر کر دی جاتی تھی لیکن ساتھ ہی ایسے خدام بھی ڈیوٹی پر مامور ہوتے جو ٹرین یا بسوں سے مسافروں کا سامان اتارنے اور انہیں حسب خواہش ان کے گھروں تک پہنچانے میں ان کی ہر ممکن مدد کرتے۔ یاد رہے کہ یہ سارا کام محض خدمت خلق کے جذبہ کے تحت رضا کارانہ طور پر سرانجام دیا جاتا تھا۔

ہمارے گھر میں ٹھہرنے والے مہمانوں کی تعداد بالعموم چالیس سے پچاس تک ہوتی۔ جماعتی انتظام کے تحت بلا قیمت مہیا کی جانے والی پرالی فرش پر بچھا دی جاتی جس پر یہ مہمان بستر لگا کر اس آرام وسکون سے سوتے گویا وہ کسی فائیو سٹار ہوٹل میں مقیم ہوں۔ ایک غسل خانہ ان سب کی ضروریات کا بآسانی کفیل نہیں ہو سکتا تھا نہ لنگر خانے کا کھانا ہر ذوق کی تسکین فراہم کر سکتا تھا لیکن مہمان یہ سارا وقت حرف شکایت زبان پر لائے بغیر گزارتے۔

جلسے کے ایام میں مہمانوں کے لیے کھانا گھروں میں نہیں پکتا تھا بلکہ لنگر خانہ سے لایا جاتا۔ ہمارے گھر سے میرے دو چچازاد یعنی منور جاوید اور منصور وقار وہاں جایا کرتے تھے۔ مہمانوں میں سے کوئی نہ کوئی اور ہمراہ ہو لیتا اور بہ شرطِ فرصت میں بھی ان کے ساتھ چلا جاتا۔ اگرچہ مہمانوں کو ہمارے ہاں اپنے گھر والا آرام مل سکتا تھا نہ ملتا مگر اس کے باوجود وہ ہر بار اس عزم کے ساتھ ربوہ سے واپس جاتے کہ اگلے سال پھر اسی جوش وجذبہ کے ساتھ یہاں حاضر ہوں گے۔

سالن عام طور پر بالٹی یا کسی اور دھاتی برتن میں ڈلوالیا جاتا اور روٹیاں کسی کپڑے میں باندھ لی جاتیں۔ لنگر خانہ

سے کھانا اس پرچی پر ملتا جو صدر محلّہ (جسے مصدق کہا جاتا تھا) کی تصدیق پر دفتر اجرائے پرچی خوراک جاری کرتا تھا۔اس پرچی پر مہمانوں کی معین تعداد لکھی ہوتی تھی۔بسا اوقات غیر متوقع طور پر کچھ نئے مہمانوں کی آمد کی وجہ سے کھانا کم پڑ جاتا تو نئی پرچی بنوانے کے لیے پھر سے وہی طریق کار اختیار کرنا پڑتا۔

کبھی کبھی یوں بھی ہوتا کہ کھانا لینے والے لنگر خانے کے باہر قطار میں کھڑے ہیں لیکن سالن اچانک ختم ہو گیا۔ میرا مشاہدہ ہے کہ اس صورت حال میں مسور کی دال چولہوں پر چڑھا دی جاتی جو بہت جلد تیار ہو جاتی۔مہمانوں کو پتا تو چل جاتا کہ ان کے سامنے پڑی ہوئی دال میں پانی ابھی کچا ہے لیکن وہ صبر و شکر کا دامن ہاتھ سے نہ چھوڑتے اور اسی کو منّ سلویٰ سمجھ کر اپنی خوش بختی پر رشک کرتے کہ انہیں حضرت مسیح موعود کو پہچاننے کی سعادت حاصل ہوئی ہے اور وہ ان ہی کے لنگر سے خوشہ چینی کر رہے ہیں۔

بعض اوقات لنگر خانے میں کام کرنے والے غیر از جماعت نانبائی جو ٹھیکے پر کام کیا کرتے تھے انتظامیہ سے ناراض ہو کر ہڑتال کر دیتے۔اگر تو ان کے مطالبات قابلِ قبول ہوتے تو یہ ہڑتال طول نہ کھینچتی اور وہ جلد ہی دوبارہ کام شروع کر دیتے لیکن مجھے کم از کم ایک دو مواقع ایسے یاد ہیں جب ان کے انکار کی وجہ سے کام بالکل رُک گیا تو آٹا گھروں میں تقسیم کرنا پڑا اور لجنات نے مشنری جذبے کے تحت روٹیاں پکائیں جو بعد میں جماعتی انتظام کے تحت اکٹھی ہو کر تقسیم ہوئیں۔

ایسے ہی ایک موقع پر حضرت خلیفۃ المسیح الثالث کی طرف سے تحریک کی گئی کہ کوئی مہمان ایک سے زیادہ روٹی نہ کھائے اور یوں اس ہڑتال کے منفی اثرات پر فی الفور قابو پا لیا گیا۔مہمانوں کو صبح کے ناشتے میں تندوری روٹی کے ساتھ چھلکے والی ماش اور چنے کی دال پیش کی جاتی تھی۔ہمارے بعض مہمان اس روٹی کو پانی کا چھینٹا دینے کے بعد گھی میں تل لیتے تو خاصا کُرکرا پراٹھا تیار ہو جاتا جو لنگر سے ملنے والی دال اور گھر میں تیار کی گئی چائے کے ساتھ خاص لطف دیتا۔جلسہ کے ایام میں رات کے وقت آلو گوشت پکتا۔یہ گوشت گائے کا ہوتا تھا۔کثرتِ کار کی وجہ سے آلوؤں کو چھیلا نہیں جاتا تھا۔بڑے آلو کے تو دو یا چار ٹکڑے کر لیے جاتے لیکن چھوٹا آلو سالم ہی دیگ میں ڈال دیا جاتا۔بعض مہمان کھانا کھاتے وقت یہ چھلکا اتار لیتے اور کچھ اسے بھی محض تکلف سمجھتے۔

جلسہ سالانہ کے جملہ انتظامات کا ذمہ دار افسر جلسہ سالانہ ہوتا جو اپنے بہت سے نائبین کی مدد سے یہ کام پایۂ تکمیل کو پہنچاتا۔جلسہ سالانہ سے متعلقہ مختلف امور الگ الگ نظامتوں کے سپرد تھے۔مجھے سکول کے زمانہ کا معمول تو یاد نہیں لیکن کالج میں جلسہ سالانہ سے دو تین ماہ پہلے احمدی طلبہ سے ایک فارم پُر کرایا جاتا تھا جس میں طالب علم کے جملہ کوائف درج ہوتے اور اس سوال کا جواب بھی کہ وہ ترجیحاً کہاں ڈیوٹی دینا چاہے گا۔

جہاں تک میرا تعلق ہے میں ڈیوٹی کے لیے اپنی ترجیح بیان کرنے سے بالعموم احتراز کرتا اور اس کا فیصلہ افسر مجاز پر چھوڑ دیتا۔میرا خیال ہے میرا یہ انداز عام روش سے ذرا ہٹ کر تھا کیوں کہ فرسٹ ایئر میں جب میں نے اپنے ڈیوٹی فارم میں

یہ لکھا کہ مجھے افسر مجاز اپنی مرضی کی کوئی خدمت سونپ سکتا ہے تو چچا (پروفیسر محمد) ابراہیم (ناصر) صاحب نے جو بحیثیت نائب افسر جلسہ سالانہ جملہ رضا کاروں کی ڈیوٹیوں کا تعین کرتے تھے اباجی کے سامنے اس بات کو علی الخصوص سراہا۔

اس ڈیوٹی کی بیسیوں شکلیں تھیں۔ کچھ رضا کار مہمانوں کے استقبال و الوداع پر مامور ہوتے تو کچھ جماعتی قیام گاہوں میں مقیم مہمانوں کی میزبانی پر۔ بعض رضا کار لنگر خانوں میں خدمت کو ترجیح دیتے تو کچھ اپنے ہی محلے میں اجرائے پرچی خوراک کے حوالے سے کام کرنا پسند کرتے۔ خدمتِ خلق ایک وسیع شعبہ تھا جس میں سیکیورٹی، ٹریفک کنٹرول، بازار کا انتظام، سڑکوں پر ہُلّڑ بازی کی روک تھام اور امن و امان کا قیام اور جلسہ گاہ کی حفاظت شامل تھی۔ گمشدہ سامان کی تلاش اور گرے پڑے سامان کے مالکان سے رابطہ رضا کارانہ خدمت کا ایک الگ شعبہ تھا تو جلسہ گاہ میں موجود سامعین کی گنتی بھی اتنا ہی اہم کام سمجھا جاتا تھا۔ غرض کوئی بھی رضا کار کسی بھی جگہ ڈیوٹی دینے کی خواہش کا اظہار کرسکتا تھا لیکن افسرِ جلسہ سالانہ کو اختیار حاصل تھا کہ وہ اپنی ضرورت کے تحت کسی بھی رضا کار کو کسی بھی جگہ کوئی سی ذمہ داری سونپ دے۔ ڈیوٹی لسٹ تیار ہو جاتی تو افادۂ احباب کیلئے اسے ایک بڑے چارٹ کی صورت میں شائع کردیا جاتا۔ یہ چارٹ جماعتی قیام گاہوں، لنگر خانوں اور پبلک مقامات پر چسپاں کردیا جاتا تھا۔ اس طرح رضا کاروں کو اپنی ڈیوٹی کے بارے میں کوئی اشتباہ نہ رہتا اور وہ کوئی وقت ضائع کیے بغیر مقامِ ڈیوٹی پر پہنچ جاتے۔ ڈیوٹی جلسہ سے تین روز پہلے 23 دسمبر کی صبح شروع ہو جاتی اور جلسہ کے تین دن بعد 31 دسمبر کی شام ختم ہو جاتی۔ مجھے ربوہ میں اپنے قیام کے دوران وقتاً فوقتاً کئی شعبوں میں خدمت بجالانے کا موقع ملا اور خدا کا شکر ہے مجھے کسی پریشانی کا سامنا کرنا پڑا نہ میرے افسران کو مجھ سے کوئی شکایت پیدا ہوئی۔ ہاں! ایک بار جب میں بیت مبارک سے ملحق پُرانے دارالضیافت میں ٹھہرنے والے مہمانوں کی خدمت پر مامور تھا ایک صاحب میری کسی نادانستہ حرکت سے بہت تپ پا ہوئے۔ وہ خود اُن دنوں کراچی کی جماعت کے سیکرٹری ضیافت تھے اور اکرامِ ضیف کے تقاضوں سے بخوبی آشنا تھے۔ میں ان کے معیار پر پورا نہیں اُتر سکا تھا چنانچہ انہوں نے غصے میں مجھے سخت سست کہا اور یہ دھمکی بھی دی کہ وہ افسرانِ بالا کے پاس میری شکایت کریں گے لیکن میں نے ان سے بحث و تمحیص سے اجتناب کیا بلکہ بار بار ان سے معذرت طلب کرتا رہا۔ خدا کا شکر ہے جلد ہی ان کی غلط فہمی دور ہوگئی اور وہ عمر میں واضح تفاوت کے باوجود بعد میں میرے اچھے دوست بن گئے اور ان کی وفات تک میری ان سے خط و کتابت رہی۔ یہ ان کا احسان تھا کہ انہوں نے میری بے روزگاری کے دنوں میں تلاشِ معاش میں میری مدد کی کوشش کی اور میرے دل پر ان کی نیکی کا یہ نقش آج تک قائم ہے۔ موصوف اب بہشتی مقبرہ میں دفن ہیں اور مجھے جب بھی موقع ملتا ہے میں ان کی قبر پر رُک کر ان کی بلندی درجات کیلئے ضرور دعا کرتا ہوں۔

یہ جلسہ جہاں ایک روحانی مائدے کا کام دیتا وہیں یہ موقع معاشرتی تعلقات میں تنوع کا باعث بھی بنتا۔ اس موقع پر کئی اجنبی خاندانوں کا باہمی رابطہ ہوتا۔ بعض دفعہ یہ ملاقاتیں اخوان ان کے درمیان دیرپا تعلقات کی بنیاد بن جاتی اور احمدیوں کے درمیان نئے رشتے قائم ہوتے۔

(قریہ جاوداں صفحہ 463 تا 482)

مکرمہ ارشاد عرشی ملک صاحبہ اسلام آباد

حشر تک اُونچا رہے مولا، لوائے قادیاں

حشر تک اُونچا رہے مولا، لوائے قادیاں
ضامنِ امن و سکوں، آب و ہوائے قادیاں

ابتدائے عشق سے بھی، جو ابھی واقف نہیں
کیا کہیں ہم اُن سے عشقِ انتہائے قادیاں

اس زمیں پر ان گنت بانکے سجیلے شہر ہیں
کوئی آنکھوں میں نہیں جچتا، سوائے قادیاں

تم تو کہتے تھے ہے مبنی جھوٹ پر یہ سلسلہ
آؤ دیکھو برکتوں سے پُر فضائے قادیاں

مشکِ روحانی چُھپانے کے لئے تم دیکھنا
اوڑھ لے گا کُل جہاں، اِک دن ردائے قادیاں

داغِ ہجرت بھی تھا اِک الہام، جب پورا ہوا
ہجر کے مارے تڑپتے تھے کہ ہائے قادیاں

دل پہ پتھر رکھ کے نکلا، اِک گروہِ عاشقاں
پر وہیں ٹھہرے رہے، کچھ اولیائے قادیاں

وہ بہشتی مقبرہ، بیت الدعا، دارالمسیح
نقش اپنی روح پر ہیں، کوچہ ہائے قادیاں

احمدی، عرشی بھلے یوکے کا ہو کہ چین کا
وہ محبت ہی محبت ہے، برائے قادیاں

مکرم عتیق احمد مبشر صاحب، بہاولنگر

ایم ٹی اے کی برکات

قرآن کریم میں خدا تعالیٰ فرماتا ہے:

إِنْ نَّشَأْ نُنَزِّلْ عَلَيْهِمْ مِنَ السَّمَآءِ اٰيَةً فَظَلَّتْ اَعْنَاقُهُمْ لَهَا خٰضِعِيْنَ (سورۃ الشعراء: 8)

ترجمہ: "اگر ہم چاہیں تو ان پر آسمان سے ایک ایسا نشان اتاریں جس کے سامنے ان کی گردنیں جھک جائیں"

اس آیت سے استدلال کرتے ہوئے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام فرماتے ہیں:

"ایک منادی آسمان سے آواز دے گا جسے ایک نوجوان لڑکی پردے میں رہتے ہوئے بھی سنے گی اور اہل مشرق و مغرب بھی سنیں گے"

پس درحقیقت مندرجہ بالا آیت قرآنی میں ایم ٹی اے کی عظیم الشان وسعت کی طرف اشارہ ہے۔ یہ نشان جو خدا تعالیٰ کی طرف سے دیا گیا اس نے حاسدین اور مخالفین کی گردنوں کو جھکا دیا اور وہ برملا جماعت احمدیہ پر خدا کے فضلوں اور احسانوں کے سامنے سر تسلیم خم کر گئے۔ پھر امام جعفر صادق علیہ السلام کا استدلال اس آسمانی نشان کی صداقت پر مہر تصدیق ثبت کر گیا اور امر واقعہ یہی ہے کہ آج خدا تعالیٰ کے فضل و کرم سے مشرق و مغرب کے رہنے والے MTA سے استفادہ کر رہے ہیں۔

اسی طرح حضرت علیؓ سے روایت ہے: "عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ إِذَا قَامَ قَائِمُ آلِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَمَعَهُ اللّٰهُ لَهُ أَهْلُ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ" (ینابیع المودہ جلد 3 صفحہ 90 از شیخ سلیمان بن ابراہیم طبع دوم مکتبہ عرفان بیروت)

ترجمہ: حضرت علیؓ فرماتے ہیں کہ جب قائم آل محمد یا امام مہدی آئے گا تو اللہ تعالیٰ اس کیلئے مشرق و مغرب کو جمع کر دے گا۔

پس اقوام کا یہ اجتماع حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمۃ اللہ علیہ کے زمانہ میں ظاہر ہونا شروع ہوا جسکی پیشگوئی اولین دور کے چوتھے خلیفہ نے کی تھی۔ اردو زبان میں ایک محاورہ ہے۔

"جادو وہ جو سر چڑھ کر بولے"۔ پس ایم ٹی اے وہ جادو ہے جو غیروں کے سامنے سر چڑھ کر بول رہا ہے۔ اور عربی مقولہ "اَلْفَضْلُ مَا شَهِدَتْ بِهِ الْاَعْدَآءُ" کہ فضیلت تو اس بات میں ہے کہ غیر بھی فضیلت کی گواہی دیں، کی منہ بولتی تصویر ہے۔ آیئے ہم اس کی چند مثالیں دیکھتے ہیں۔

ایم ٹی اے کی فضیلت کا اعتراف: حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ فرماتے ہیں:

"دوسرے ادارے جو دنیا کے دیگر ادارے ہیں ان میں MBC یعنی "مڈل ایسٹ براڈکاسٹ سینٹر" جو عرب دنیا کا ایک مشہور چینل ہے اس کے مقبول ترین پروگرام "بصراحۃ" کے جون 2000ء کے پروگرام میں سعودی شہزادے خالد نے

اپنے دو مشیروں کے ساتھ شرکت کی۔ شہزادہ خالد MBC کے مالکوں میں سے ایک ہیں اور ٹی وی پروگرامنگ اور براڈ کاسٹنگ کو سمجھتے ہیں۔ ٹی وی کے بارہ میں بات کرتے ہوئے ان کے ایک مشیر نے ایم ٹی اے کا تذکرہ کرتے ہوئے کہا:

''ہم قادیانی چینل کو خراج تحسین پیش کرتے ہیں کہ انہوں نے وہ کام کیا ہے جو ساری (۔) دنیا مل کر بھی نہ کر سکی''

(جلسہ سالانہ برطانیہ دوسرے روز کا خطاب مورخہ 29/جولائی 2000ء)

پس کس طرح ایم ٹی اے غیروں کے دلوں پر اپنے اچھے اثرات قائم کر رہا ہے اور وہ اس کی شان اور عظمت میں رطب اللسان ہیں۔

احمدی اس صدی میں غالب آنے والے ہیں: خدا تعالیٰ کے فضل و کرم سے یہ ایک اٹل حقیقت ہے کہ احمدیت نے غلبہ پانا ہے۔ اس حقیقت کو غیروں نے بھی پا لیا اور وہ ایم ٹی اے کے روحانی مائدہ کو دیکھ کر پایا۔ چنانچہ اس بارے میں ہفت روزہ ''میڈیا'' کچھ یوں رقمطراز ہے:

''جماعت احمدیہ اس قدر منظم ہو چکی ہے کہ اس نے انٹرنیشنل ٹیلی وژن سے 12 گھنٹے کی نشریات خرید رکھی ہیں۔ پاکستان کے اندر احمدی (دعوت الی اللہ) نہیں کر سکتا۔ اس کے برعکس انٹینا پر 12 گھنٹے پاکستانی عوام'' ...... ٹیلی وژن انٹرنیشنل احمدیہ'' کی نشریات دیکھتے اور سنتے ہیں اور احمدیوں کی نشریات مختلف حصوں میں تقسیم ہیں لیکن ان نشریات کے ٹیلی کاسٹ کرنے کا انداز بہت پر فریب ہے۔ ٹیلی وژن پر ایسے ایسے حیرت انگیز دعوے کئے جاتے ہیں کہ جنہیں دیکھ کر یہ کہا جا سکتا ہے کہ احمدی اس صدی میں غالب آنے والے ہیں۔ کیا عالم (۔)، پاکستان اور (۔) علماء کرام احمدیوں کی ترقی کا کوئی توڑ کرنے کی پوزیشن میں نہیں؟ اس سوال کا جواب وقت دے گا؟''

(ہفت روزہ ''میڈیا'' لاہور 5 تا 20/مئی 1995ء)

حقیقی نمائندگی کا اہل: مراکش سے ایک عرب دوست عدنان صاحب 8/ستمبر 1995ء کے خط میں لکھتے ہیں:

''میں نے دین کا بہت مطالعہ کیا ہے۔ میرے دل میں ایم ٹی اے دیکھنے کے بعد شدید رغبت ہے کہ میں اس جماعت میں شامل ہو جاؤں۔ سب سے بڑی بات جو مجھے اپیل کرتی ہے وہ قرآن کی آیات کی تفسیر میں عقل و حکمت کا استعمال ہے۔ آپ اندھی نقل کی پیروی نہیں کرتے۔ اور جماعت کا ہدف مسلمانوں کو متحد کرنا ہے ...... ہماری نیتیں خدا کے فضل سے صاف ہیں اور ہمیں جماعت احمدیہ پر بڑا فخر ہے۔ اس زمانہ میں صرف یہی ایک ...... ٹی وی ہے جو ...... کی حقیقی نمائندگی کا اہل ہے۔

(الفضل انٹرنیشنل 26/جولائی تا 8/اگست 1994ء)

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کے خطبات وقت کی ضرورت: حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

''ایک انگریز (غیر از جماعت) جو تقریباً باقاعدہ جمعہ کے خطبے سنتا ہے اور شام کو دوبارہ ریکارڈنگ آتی ہے تو گھر والوں کو یا اس کی جب بیوی پوچھے تو کہتا ہے کہ میں فرائیڈے سرمن (Friday Sermon) سن رہا ہوں۔ وہ عیسائی ہے

اور باتوں کا اثر لیتا ہے ……اس نے بعض خطبات کے مضمون بیان کئے کہ یہ بڑی اچھی وقت کی ضرورت ہے جو خطبات بھی آتے ہیں وہ صرف جماعت کے لئے وقت کی ضرورت نہیں بلکہ لوگوں کے لئے وہ فائدہ مند ہو جاتے ہیں"

(خطبات مسرور جلد 2 صفحہ 728)

خدا تعالیٰ نے حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کو الہاماً بتایا تھا کہ

"میں تیری (دعوت الی اللہ) کو زمین کے کناروں تک پہنچاؤں گا"

ایم ٹی اے وہ ذریعہ (دعوت الی اللہ) ہے جو دنیا کے کناروں تک آپؑ اور آپ کے خلفاء کا پیغام پہنچا رہا ہے اور پھر غیر از جماعت افراد پر ایسے ان مٹ نقوش پیدا کر رہا ہے کہ وہ اسکی افادیت اور ضرورت کے بارہ میں رطب اللسان ہیں۔ پس من حیث الجماعت ہمارا فرض ہے کہ ہم اس آسمانی دولت سے زیادہ سے زیادہ فائدہ اٹھائیں۔ خدا تعالیٰ نے حضرت مسیح موعودؑ کو الہاماً بتایا تھا۔" اَلَمْ نَجْعَلْ لَکَ سُھُوْلَةً فِیْ کُلِّ اَمْرٍ" کہ ہم نے تیرے لئے ہر معاملے میں آسانی پیدا کردی ہے۔ پس جب معاملہ روحانی زندگی اور زندگیوں میں انقلاب پیدا کرنے کا ہو تو ایم ٹی اے سے فائدہ اٹھانا لازم و ملزوم ہو جاتا ہے۔ خدا ہم سب کو اس دولت سے فائدہ اٹھانے کی توفیق دے۔ (آمین)

خود کو ایم ٹی اے اور خطبات سے جوڑیں

حضرت خلیفة المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے 27 ستمبر 2013ء کو سنگاپور میں خطبہ ارشاد فرماتے ہوئے ایم ٹی اے کے حوالہ سے فرمایا:

یہ اللہ تعالیٰ کا احسان ہے کی اس زمانہ میں فاصلوں کی دوری کے باوجود اللہ تعالیٰ نے ایم ٹی اے کے ذریعہ سے جماعت اور خلافت کے تعلق کو جوڑ دیا ہے۔ اس لئے میرے خطبات اور مختلف پروگراموں کو ضرور سنا کریں۔ میں نے جائزہ لیا ہے بعض عہدیدار بھی خطبات کو باقاعدگی سے نہیں سنتے۔ یہ خطبات وقت کی ضرورت کے مطابق دینے کی کوشش کرتا ہوں۔س لئے اپنے آپ کو ان سے ضرور جوڑیں تا کہ دنیا میں ہر جگہ احمدیت کی تعلیم کی جو اکائی ہے اسکا دنیا کو پتہ لگ سکے۔

(قیادت تربیت مجلس انصار اللہ پاکستان)

آئینہ عالم

ابن صدیق کے قلم سے

انسان کے بنائے ہوئے قوانین

چین میں جب آبادی ایک ارب تک پہنچ گئی تو حکومت کو یہ فکر ہوئی کہ اس سے اقتصادی ترقی کے اہداف حاصل کرنے مشکل ہو جائیں گے۔ چنانچہ 1979 میں حکومت نے یہ پالیسی نافذ کی جس کے مطابق ایک شادی شدہ جوڑے کو صرف ایک بچہ پیدا کرنے کی اجازت دی گئی۔ یہ پالیسی تا حال نافذ ہے۔ اس کی خلاف ورزی پر کئی قسم کی سزائیں دی جاتی رہی ہیں۔ مثال کے طور پر ماں باپ کو ملازمت سے ہاتھ دھونے پڑ سکتے ہیں، جرمانے کی سزا ہو سکتی ہے یا انتظامیہ زبردستی اسقاط حمل کرواتی ہے۔ ایک اندازے کے مطابق چینی حکومت اس مد میں اربوں ڈالر جرمانے کی رقم وصول کر چکی ہے۔ اگرچہ اس قانون میں استثناء بھی تھے۔ مثال کے طور پر اس کا زیادہ تر نفاذ شہروں میں رہنے والوں پر کیا گیا۔ دیہات کے رہنے والے جوڑوں کو اس صورت میں دو بچوں کی اجازت تھی اگر پہلی لڑکی ہو۔ اس پالیسی سے اختلاف کرنے والے ہمیشہ سے ہی موجود رہے ہیں۔ ان کا اصولی موقف یہ ہے کہ یہ انسانی حقوق کی خلاف ورزی ہے۔ ریاست کو یہ حق نہیں ہے کہ وہ اس حد تک نجی معاملات میں دخل دے۔

انسان اپنی عقل سے فیصلے کرتا ہے اور اس کو ایسا کرنا بھی چاہیے مگر یہ یاد رہے کہ انسانی عقل کے فیصلے اور اس کے بنائے ہوئے قوانین میں ہمیشہ غلطی کا امکان موجود ہوتا ہے۔ اور ہرگز ضروری نہیں کہ ان کے مطلوبہ نتائج برآمد ہوں۔ پس افراد کی بھی اور اقوام کی بھی اصل دانائی یہ ہے کہ وہ کبھی بھی اپنے آپ کو عقل کل نہ سمجھیں۔ اس پالیسی کے بھی بہت سے منفی نتائج سامنے آئے ہیں۔ مثال کے طور پر نومولود لڑکیوں کو پیدائش کے فوراً بعد چھوڑ دیا جاتا تھا۔ یتیم خانوں میں لڑکیوں کی تعداد بہت بڑھ گئی۔ جس حمل میں لڑکی ہوتی اس کا اسقاط کروایا جاتا ہے۔ یہاں تک کہ نومولود لڑکیوں کو پیدائش کے فوراً بعد مار بھی دیا جاتا تھا۔ اس کا نتیجہ یہ ہوا کہ چین میں مردوں کی تعداد بڑھ گئی اور عورتوں کی تعداد کم ہو گئی۔ پھر یہ کہ بوڑھوں کی تعداد میں اضافہ ہو گیا۔ چنانچہ 2050 تک چین کی آبادی کے ایک چوتھائی حصہ کی عمر 65 سال سے زیادہ ہو گی۔ اس کا نتیجہ یہ ہو گا کہ کام کرنے والے اور ٹیکس دینے والے لوگ کم ہو جائیں گے اور پنشن لینے والے لوگ زیادہ ہو جائیں گے۔ جس سے معیشت کمزور ہو گی۔ پس جس اقتصادی ہدف کو حاصل کرنے کے لیے ایک بچے کی پالیسی اختیار کی گئی تھی اس سے منفی نتائج پیدا ہوئے ہیں۔ اور یاد رہے کہ چین میں ہونے والی صنعتی ترقی اس پالیسی کا نتیجہ نہیں ہے۔

یہ محض چند نتائج ہیں ورنہ ماہرین کے نزدیک اس کے بہت سے ایسے اثرات ہیں جو آنے والی نسلوں کو بھی متاثر کرتے رہیں گے۔ ایک اثر یہ ہے کہ اب قوانین میں نرمی کے باوجود عموماً ایک بچے کو ہی پسند کیا جاتا ہے کیونکہ اب یہ ایک سماجی طریق بن چکا ہے۔ اور ایک بچے کی نفسیاتی نشوونما میں جو مسائل پیدا ہوتے ہیں وہ ان اثرات کا ایک الگ باب ہے۔ اب چینی حکومت نے یہ پالیسی تبدیل کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔ مگر تبدیلی سے یہ مراد نہیں کہ ریاست اب خاندانی معاملات میں دخل نہیں دے گی بلکہ اس سے مراد صرف یہ ہے کہ اب شادی شدہ جوڑے کو ایک کی بجائے دو بچے پیدا کرنے کی اجازت ہو گی۔

مکرم خواجہ مظفر احمد صاحب ۔ قائد عمومی

رپورٹ پروگرام ''کچھ یادیں کچھ باتیں''

محض اللہ تعالیٰ کے فضل سے سپورٹس ریلی کے اختتام اور مجلس انصاراللہ کی تیسری سہ ماہی میٹنگ کے موقع پر 10/اکتوبر بروز ہفتہ شام 7:30 بجے ایوان ناصر میں خلفاء سلسلہ کی یادوں اور خلافت سے وابستگی کے حوالے سے ایک ایمان افروز نشست ''کچھ یادیں کچھ باتیں'' مکرم حافظ مظفر احمد صاحب صدر مجلس انصاراللہ پاکستان کی زیر صدارت منعقد کی گئی ۔ اڑھائی گھنٹے کی اس محفل میں خلفاء سلسلہ کی حسین یادیں واقعاتی رنگ میں بیان کی گئیں ۔

تلاوت و نظم کے بعد مکرم حافظ مظفر احمد صاحب صدر مجلس انصاراللہ پاکستان نے پروگرام کا تعارف کروایا اس کے بعد مکرم ملک طاہر احمد صاحب امیر ضلع لاہور نے بہت دلچسپ انداز میں خلافت ثانیہ سے خلافت خامسہ تک خلفاء سلسلہ کی شفقت و محبت کے واقعات پیش کئے ۔ ان کے بعد مکرم مجید احمد قریشی صاحب ناظم اعلیٰ انصاراللہ علاقہ سرگودھا نے اپنی روح پرور یادیں پیش کر کے محفل کو گرمایا ۔ پھر مکرم مجید احمد بشیر صاحب ناظم اعلیٰ انصاراللہ علاقہ لاہور اور مکرم چوہدری منیر مسعود صاحب ناظم اعلیٰ ضلع لاہور نے خلفاء سلسلہ کی دعاؤں اور قبولیت دعا کے واقعات پیش کئے ۔ آخر میں مکرم شیخ مظفر احمد صاحب امیر ضلع فیصل آباد نے اپنے اور اپنے والد محترم شیخ محمد احمد صاحب مظہر کے خلافت سے تعلق کے ایمان افروز واقعات اور حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ کے خلافت سے قبل کی بعض یادیں بیان کیں ۔

پروگرام کے اختتام پر چوہدری حمید اللہ صاحب وکیل اعلیٰ نے دعا کروائی ۔ دوران پروگرام احباب کی خدمت میں شیزان کے جوس اور شیرینی اور خشک میوہ جات پیش کئے گئے جس کے بعد یہ پر کیف مجلس اختتام پذیر ہوئی ۔ اس پروگرام کو میٹنگ پر آئے ملک بھر کے عہدیداران علاقہ جات، اضلاع و مجالس اور بعض شرکاء ریلی اور مہمانان گرامی نے انتہائی دلچسپی اور دلجمعی کے ساتھ سنا ممبران عاملہ کی بیگمات کے علاوہ خاندان حضرت مسیح موعودؑ کی معزز خواتین کے لئے سرائے ناصر نمبر 1 میں بعد از طعام انتظام کیا گیا تھا جہاں پر کلوز سرکٹ کے ذریعے ٹی وی پر پروگرام دیکھا اور سنا گیا ۔ اس پروگرام میں شاملین کی مجموعی حاضری 265 تھی ۔ احباب و خواتین نے اس نہایت اثر انگیز پروگرام کو بہت سراہا ۔ فالحمد للہ علیٰ ذالك

دلچسپ تاریخی حقائق

- آسٹریلیا میں کبھی کوئی بڑی جنگ نہیں لڑی گئی۔
- ونسٹن چرچل نے کہا تھا کہ شدت پسند وہ انسان ہے جو کسی صورت اپنا ذہن تبدیل نہیں کرتا اور موضوع بھی تبدیل نہیں کرتا۔
- مشہور سائنس دان نیوٹن برطانوی پارلیمنٹ کا رکن بھی رہا ہے۔ اجلاسات کے دوران وہ بالکل خاموش رہتا تھا۔ ریکارڈ کے مطابق اس نے اس سارے عرصے میں صرف ایک بار ایک فقرہ کہا تھا۔ اور وہ یہ تھا کہ براہ مہربانی کھڑکی کھول دیں۔
- کریملن (ماسکو میں روس کے صدر کی سرکاری رہائش گاہ اور دیگر ملحقہ عمارات) میں 47 زار مدفون ہیں۔
- قدیم مصر میں انسانی لاش کو حنوط کرنے کے عمل میں مردہ شخص کے دماغ کو اس کے ناک کے ذریعے باہر نکالتے تھے۔
- قدیم زمانے میں بحیرہ روم کے گرد آباد ممالک میں صابن نہیں ہوا کرتا تھا۔ لوگ جسم کی صفائی کے لیے زیتون کا تیل استعمال کرتے تھے۔
- دمشق دنیا کا قدیم ترین شہر ہے۔ اہم بات یہ ہے کہ یہ وہ قدیم ترین شہر ہے جو آج تک مسلسل آباد ہے۔
- برطانیہ کے بادشاہ ہنری ہشتم نے پاپائے روم سے الگ ہو کر چرچ آف انگلینڈ بنایا تھا۔ اس کی وجہ یہ تھی کہ پوپ نے اس طلاق کو منظور نہیں کیا تھا جو ہنری ہشتم نے اپنی چھ بیویوں میں سے پہلی بیوی کو دی تھی۔
- سکاٹ لینڈ میں کرسمس کی سرکاری تعطیل 1958ء تک شروع نہیں ہوئی تھی۔
- گزشتہ ساڑھے تین ہزار سالہ عالمی تاریخ کے مطالعہ کے بعد ایک اندازہ یہ لگایا گیا ہے کہ مجموعی طور پر صرف 230 سال ایسے ہیں جن میں کوئی جنگ نہیں ہوئی۔
- لمبائی کا پیمانہ فٹ 12 انچ کا ہوتا ہے۔ یہ اس لئے مقرر کیا گیا تھا کیونکہ انگلینڈ کے بادشاہ ہنری اول کا بازو 36 انچ کا تھا۔ اور اس نے یہ فیصلہ صادر فرمایا تھا کہ ایک فٹ اس کے بازو کے ایک تہائی کے برابر ہونا چاہئے۔
- رومی سلطنت ایک بڑی سلطنت تھی۔ مگر یاد رہے کہ تاریخ انسانی میں رقبہ کے اعتبار سے یہ پہلی **15** بڑی سلطنوں میں بھی شمار نہیں ہوتی۔

مکرم محمد محمود طاہر صاحب، منتظم اشاعت سپورٹس ریلی 2015ء

رپورٹ 17ویں سالانہ سپورٹس ریلی مجلس انصاراللہ پاکستان

منعقدہ 8 تا 10؍اکتوبر 2015ء

محض خدا تعالیٰ کے فضل وکرم سے مجلس انصاراللہ پاکستان کو اپنی سترہویں آل پاکستان سپورٹس ریلی مورخہ 8 تا 10؍اکتوبر 2015 (بروز جمعرات تا ہفتہ) منعقد کرنے کی توفیق ملی۔ الحمدللہ علی ذالک۔ امسال اس ریلی کو یہ امتیاز حاصل تھا کہ یہ مجلس انصاراللہ کے ڈائمنڈ جوبلی سال (2015) میں منعقد ہوئی اور یوں ڈائمنڈ جوبلی سپورٹس ریلی کہلائی۔ سپورٹس ریلی کے لئے پاکستان کو کل 9 علاقہ جات میں تقسیم کیا گیا تھا جن کے مابین یہ مقابلہ جات ہوئے۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے 9 علاقہ جات سے 44 اضلاع کے 414 انصار بھائیوں نے اس میں شمولیت کی۔ گزشتہ سال 42 اضلاع کے 310 انصار شامل ہوئے تھے۔ اس بار تین مقابلہ جات کا اضافہ کیا گیا یوں کل 16 کھیلوں کا انعقاد ہوا۔

انتظامیہ سپورٹس ریلی: سپورٹس ریلی کے انتظامات کیلئے محترم صدر مجلس کی منظوری سے ایک انتظامیہ تشکیل دی گئی جس کے متعدد اجلاسات ہوئے۔ جملہ منتظمین نے اپنی سکیم بنا کر اس پر کام کیا۔ باقاعدہ ڈیوٹیز کا آغاز 7؍اکتوبر 2015ء بروز بدھ ہوا۔ اس روز جملہ انتظامیہ و کارکنان کا معائنہ ہوا جس میں محترم ڈاکٹر عبدالخالق خالد صاحب نائب صدر اول نے شعبہ وار ہدایات دیں۔ سال 2015ء کی سپورٹس ریلی کے منتظمین کے اسماء حسب ذیل ہیں:

مکرم پروفیسر عبدالجلیل صادق صاحب۔ منتظم اعلیٰ		مکرم محمد محمود طاہر صاحب۔ ایڈیشنل منتظم مقابلہ جات و منتظم اشاعت
مکرم لطیف احمد جھمٹ صاحب۔ ایڈیشنل منتظم اعلیٰ		مکرم مظفر احمد درانی صاحب۔ منتظم سٹیج، تیاری ہال و استقبال
مکرم حنیف احمد محمود صاحب۔ منتظم تربیت		مکرم نصیر احمد چوہدری صاحب۔ منتظم نظم وضبط بیرون
مکرم عبدالسمیع خان صاحب۔ منتظم انعامات		مکرم محمد اسلم شاد منگلا صاحب۔ صدر جیوری آف اپیل
مکرم خواجہ مظفر احمد صاحب۔ منتظم رابطہ و روشنی		مکرم خالد محمود الحسن بھٹی صاحب۔ منتظم نظم وضبط اندرون
مکرم ڈاکٹر سلطان احمد مبشر صاحب۔ منتظم طبی امداد		مکرم امین الرحمان صاحب۔ منتظم طعام
مکرم مرزا فضل احمد صاحب۔ منتظم رہائش		مکرم شبیر احمد ثاقب صاحب۔ منتظم صفائی و آب رسانی
مکرم ڈاکٹر محمد احمد اشرف صاحب۔ منتظم مقابلہ جات		مکرم سید غلام احمد فرخ صاحب۔ منتظم سمعی بصری
مکرم مشہود احمد صاحب۔ منتظم رجسٹریشن		مکرم شاہد احمد سعدی صاحب۔ صدر ٹیکنیکل کمیٹی

رجسٹریشن و رہائش: کھلاڑیوں کی آمد 7/ اکتوبر کی صبح سے شروع ہوگئی تھی۔ شعبہ رجسٹریشن نے جملہ کھلاڑیوں اور انتظامیہ کارکنان کے باتصویر کارڈز جاری کئے۔ کھلاڑیوں کی رہائش کا انتظام سرائے ناصر نمبر 1، نمبر 2، نمبر 3، سرائے مسرور اور دارالضیافت میں کیا گیا تھا۔ انڈور مقابلہ جات ایوان محمود اور ایوان ناصر میں ہوئے جبکہ آؤٹ ڈور مقابلہ جات کا انعقاد عقب خلافت لائبریری گراؤنڈ اور جلسہ گاہ میں کیا گیا تھا۔ نمازوں کا انتظام ایوانِ محمود کے غربی لان میں جبکہ طعام گاہ دفتر جلسہ سالانہ ربوہ کے لان میں بنائی گئی تھی۔ نماز تہجد باجماعت اور تربیتی دروس بعد فجر کا بھی انتظام شعبہ تربیت کی طرف سے کیا گیا تھا۔

افتتاحی تقریب: سترہویں سالانہ سپورٹس ریلی کی افتتاحی تقریب مورخہ 8/ اکتوبر 2015ء بروز جمعرات بوقت 12 بجے دن ایوان محمود ہال میں محترم حافظ مظفر احمد صاحب صدر مجلس انصار اللہ پاکستان کی زیر صدارت شروع ہوئی۔ تلاوت، عہد اور نظم کے بعد مکرم پروفیسر عبدالجلیل صادق صاحب منتظم اعلیٰ سپورٹس ریلی نے ابتدائی رپورٹ پیش کی اور جملہ شرکاءِ ریلی کو خوش آمدید کہا۔ حسب روایت سال گزشتہ کے بہترین کھلاڑی مکرم تحسین احمد صاحب آف علاقہ لاہور نے سپورٹس ریلی کے افتتاح کا اعلان کیا جس کے بعد محترم صدر مجلس انصار اللہ پاکستان نے اپنے صدارتی خطاب میں کھلاڑیوں کو قیمتی نصائح سے نوازا۔ دعا کے ساتھ یہ پُروقار تقریب اختتام پذیر ہوئی۔ جس کے بعد ایوان محمود کے غربی لان میں نماز ظہر و عصر ادا کی گئی اور پھر جلسہ سالانہ ربوہ کے لان میں بنائی گئی طعام گاہ میں دوپہر کا کھانا پیش کیا گیا جس کے بعد 2 بجے عقب خلافت لائبریری گراؤنڈ میں کھیلوں کا باقاعدہ آغاز ہوگیا۔

ورزشی مقابلہ جات: امسال سپورٹس ریلی میں 16 کھیلوں کا انعقاد کیا گیا۔ گزشتہ سال کے مقابلہ پر امسال خصوصی طور پر منی میراتھن، نمائشی میچ باسکٹ بال ربوہ VS ریسٹ آف پاکستان اور نمائشی مقابلہ میوزیکل چیئر برائے عاملہ مرکزی و ناظمین علاقہ جات بھی کروایا گیا۔ اس کے علاوہ مندرجہ ذیل کھیلوں کے مقابلے ہوئے۔ بیڈمنٹن سنگل و ڈبل، ٹیبل ٹینس سنگل و ڈبل، والی بال، رسہ کشی، رسہ کشی نمائشی مابین مرکزی عاملہ و ناظمین اعلیٰ علاقہ و اضلاع، کلائی پکڑنا، مشاہدہ معائنہ، پیدل چلنا، سیر کے بعد مشاہدات قلمبند کرنا، دوڑ 100 میٹر، سائیکل ریس، گولہ پھینکنا، نیزہ پھینکنا اور تھالی پھینکنا۔ ان مقابلہ جات میں دوڑ 100 میٹر، سائیکل ریس، گولہ پھینکنا، تھالی پھینکنا، نیزہ پھینکنا، ٹیبل ٹینس، بیڈمنٹن اور کلائی پکڑنا کے مقابلہ جات صف اول اور صف دوم کے الگ الگ کروائے گئے جبکہ باقی کھیلوں کا ایک ہی معیار تھا۔ امسال تین دنوں میں 245 سے زائد میچز کروائے گئے۔ تمام مقابلہ جات میں کھلاڑیوں نے ذوق وشوق سے حصہ لیا۔ ڈائمنڈ جوبلی سال کے حوالہ سے امسال خصوصی فلیکسز تیار کر کے گراؤنڈ کے ماحول کو خوبصورت بنا دیا گیا تھا۔ ایک میڈیا وال بھی بنائی گئی جس کے سامنے کھلاڑیوں کے گروپ فوٹوز ہوئے۔

یہ مقابلے 9 علاقہ جات کے مابین تھے جن میں علاقہ ربوہ، کراچی، سندھ، ملتان، فیصل آباد، گوجرانوالہ، راولپنڈی، لاہور اور سرگودھا شامل تھے۔ نگران علاقہ جات اور انکے نمائندگان کی موجودگی میں افتتاح سے قبل مقابلہ جات کے ڈراز

ڈالے گئے۔الحمد للہ کہ کھلاڑیوں ،ناظمین اور انتظامیہ کے تعاون سے جملہ مقابلہ جات بخیر و خوبی اور بر وقت سرانجام پائے۔جمعہ کے روز کھلاڑیوں کے لئے نماز جمعہ ایوانِ محمود میں اور حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کے خطبہ جمعہ سننے کا انتظام ایوانِ ناصر کے زیریں اور بالائی دونوں ہالز میں کیا گیا تھا۔ربوہ اور ریسٹ آف پاکستان کے درمیان باسکٹ بال کا دلچسپ میچ حلقہ بیت المبارک سے ملحقہ باسکٹ بال گراؤنڈ میں کروایا گیا جس کو ربوہ کی ٹیم نے جیت لیا۔رسہ کشی کا نمائشی میچ مرکزی عاملہ اور ناظمین اعلیٰ علاقہ و اضلاع کی ٹیموں کے درمیان ہوا جو دلچسپ مقابلہ کے بعد مرکزی عاملہ کی ٹیم نے جیت لیا۔کلائی پکڑنے کے فائنلز مورخہ 9/اکتوبر بعد نماز جمعہ و عصر عقب خلافت لائبریری گراؤنڈ میں کروائے گئے۔

اختتامی تقریب: سترہویں سالانہ سپورٹس ریلی کی اختتامی تقریب مورخہ 10/اکتوبر بروز ہفتہ بوقت 12 بجے ایوانِ محمود ہال میں مکرم و محترم صاحبزادہ مرزا خورشید احمد صاحب ناظر اعلیٰ و امیر مقامی کی زیر صدارت شروع ہوئی۔اراکین خصوصی محترم چوہدری حمید اللہ صاحب،محترم صاحبزادہ مرزا غلام احمد صاحب اور عاملہ مرکزی بھی اس تقریب میں سٹیج پر موجود تھے۔اختتامی تقریب میں جملہ مہمانوں نے بیڈمنٹن صف دوم ڈبل کا فائنل مقابلہ بھی دیکھا جس کے بعد تقریب کا باقاعدہ آغاز تلاوت سے ہوا۔صدر مجلس نے عہد دہرایا۔نظم کے بعد محترم پروفیسر عبدالجلیل صادق صاحب منتظم اعلیٰ سپورٹس ریلی نے رپورٹ پیش کی۔بعد ازاں اعزاز پانے والے کھلاڑیوں میں محترم مہمانِ خصوصی نے انعامات تقسیم کئے۔امسال ریلی کے بہترین کھلاڑی مکرم محمد انور صاحب علاقہ سندھ قرار پائے جبکہ مجموعی کارکردگی کے لحاظ سے علاقہ ربوہ اوّل رہا جس کی ٹرافی مکرم نصیر احمد چوہدری (زعیم اعلیٰ ربوہ) نے وصول کی۔معمر ترین کھلاڑی کا انعام مکرم عبدالمجید خالد صاحب علاقہ گوجرانوالہ نے حاصل کیا۔ تقسیم انعامات کے بعد محترم مہمانِ خصوصی نے مختصر دعائیہ اختتامی کلمات سے شرکاء ریلی کو نوازا اور پھر اجتماعی دعا کروائی۔دعا کے بعد ایوانِ محمود کے غربی لان میں نماز ظہر و عصر ادا کی گئی اور پھر دفتر جلسہ سالانہ ربوہ کے لان میں جملہ شرکاء ریلی و مہمانان کے اعزاز میں ظہرانہ دیا گیا۔ظہرانہ کے بعد انتظامیہ و اعزاز پانے والوں کے گروپ فوٹوز ہوئے۔یوں سترہویں سالانہ سپورٹس ریلی کا اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم کے ساتھ بخیر و خوبی اختتام ہوا۔

اعزاز پانے والے کھلاڑیوں کی تفصیل حسب ذیل ہے۔

- **مقابلہ کلائی پکڑنا صف اوّل:** اوّل: قریشی اخلاق احمد صاحب (ربوہ) دوم: برکت علی صاحب (ملتان) حوصلہ افزائی: اقبال احمد طاہر صاحب (لاہور)
- **مقابلہ کلائی پکڑنا صف دوم:** اوّل: غلام سرور صاحب (ربوہ) دوم: راؤ منصور احمد صاحب (ربوہ) حوصلہ افزائی: عبدالغفار ڈار صاحب (لاہور) حوصلہ افزائی: محمد اظہر صاحب (ملتان)
- **مقابلہ پیدل چلنا صف اوّل:** اوّل: شہباز احمد صاحب (گوجرانوالہ) دوم: محمد اشرف چٹھہ صاحب (ملتان) حوصلہ افزائی: وقار احمد بٹ صاحب (لاہور)

- **مقابلہ پیدل چلنا صف اوّل:** اوّل: نصیر احمد صاحب (ربوہ) دوم: محمد انور صاحب (ملتان) حوصلہ افزائی: ظفر اقبال صاحب (فیصل آباد)
- **مقابلہ سو میٹر دوڑ صف اول:** اوّل: داود احمد گوندل صاحب (سرگودھا) دوم: شہباز احمد صاحب (گوجرانوالہ) حوصلہ افزائی: محمد اسد اللہ منگلا صاحب (سرگودھا)
- **مقابلہ سو میٹر دوڑ صف دوم:** اوّل: محمد ارشد صاحب (فیصل آباد) دوم: خوشنود احمد ڈوگر صاحب (لاہور) حوصلہ افزائی: خالد عمران صاحب (ربوہ)
- **مقابلہ سیر کے بعد مشاہدات قلمبند کرنا:** اوّل: چوہدری منصور احمد بھنڈر صاحب (لاہور) دوم: مبارک احمد شاہد صاحب (لاہور) حوصلہ افزائی: صفدر نذیر گولیکی صاحب (ربوہ)
- **مقابلہ مشاہدہ و معائنہ:** اوّل: محمد قدرت اللہ محمود چیمہ صاحب (ربوہ) دوم: صفدر نذیر گولیکی صاحب (ربوہ) حوصلہ افزائی: فیروز احمد طارق صاحب (ملتان)
- **مقابلہ گولہ پھینکنا:** (صف اول) اوّل: محمد انور صاحب (سندھ) دوم: بابو بشیر احمد صاحب (کراچی) حوصلہ افزائی: بشیر احمد صاحب (سندھ)
- **مقابلہ گولہ پھینکنا (صف دوم):** اوّل: طاہر محمود صاحب (ربوہ) دوم: عثمان داود ناصر بٹ صاحب (گوجرانوالہ) حوصلہ افزائی: غضنفر علی صاحب (گوجرانوالہ) حوصلہ افزائی: نوید احمد صاحب (سندھ)
- **مقابلہ تھالی پھینکنا (صفِ اول):** اوّل: بابو بشیر احمد صاحب (کراچی) دوم: محمد انور صاحب (سندھ) حوصلہ افزائی: داود احمد گوندل صاحب (سرگودھا)
- **مقابلہ تھالی پھینکنا (صف دوم):** اوّل: طاہر محمود صاحب (ربوہ) دوم: ناصر عباس صاحب (فیصل آباد) حوصلہ افزائی: لقمان احمد صاحب (ربوہ)
- **مقابلہ نیزہ پھینکنا (صف اول):** اوّل: سید علیم احمد شاہ صاحب (کراچی) دوم: محمد انور صاحب (سندھ) حوصلہ افزائی: داود احمد گوندل (سرگودھا)
- **مقابلہ نیزہ پھینکنا (صف دوم):** اوّل: منیر احمد صاحب (راولپنڈی) دوم: آصف مجید صاحب (ربوہ) حوصلہ افزائی: نوید احمد صاحب (سندھ)
- **مقابلہ سائیکل ریس:** اوّل: وسیم احمد صاحب (ربوہ) دوم: مبشر احمد صاحب (سندھ) حوصلہ افزائی: ناصر احمد چیمہ صاحب (سرگودھا) حوصلہ افزائی: محمد یوسف صاحب (گوجرانوالہ)
- **مقابلہ بیڈمنٹن سنگل صف اوّل:** اوّل: وقار احمد بٹ صاحب (لاہور) دوم: عبد الحلیم سحر صاحب (ربوہ) حوصلہ افزائی: شیخ

کریم الدین صاحب (ملتان)

۞ **مقابلہ بیڈمنٹن ڈبل صف اوّل:** اول: عبدالحلیم سحر صاحب + رانا حفیظ احمد صاحب (ربوہ) دوم: شکیل احمد قریشی صاحب + انعام اللہ صاحب (ربوہ) حوصلہ افزائی: اعجاز الحق صاحب (کراچی)

۞ **مقابلہ بیڈمنٹن سنگل صف دوم:** اوّل: آصف مجید صاحب (ربوہ) دوم: رانا خالد محمود صاحب (ربوہ) حوصلہ افزائی: عامر محمود صاحب (کراچی) حوصلہ افزائی: احمد حسن صاحب (لاہور)

۞ **مقابلہ بیڈمنٹن ڈبل صف دوم:** اوّل: آصف مجید صاحب، نصیب احمد بٹ (ربوہ) دوم: رانا محمود احمد صاحب، رانا خالد محمود صاحب (ربوہ) حوصلہ افزائی: مبارک مسعود صاحب (ملتان)

۞ **مقابلہ ٹیبل ٹینس سنگل صف اوّل:** اول: تحسین احمد صاحب (لاہور) دوم: شیخ قمر احمد منیر صاحب (ربوہ) حوصلہ افزائی: محمد انور صاحب (کراچی)

۞ **مقابلہ ٹیبل ٹینس ڈبل صف اوّل:** اوّل: طارق ندیم صاحب + شیخ قمر احمد منیر صاحب (ربوہ) دوم: سید قاسم احمد شاہ صاحب + عبدالحلیم سحر صاحب (ربوہ) حوصلہ افزائی: راجہ رشید احمد صاحب (کراچی)

۞ **مقابلہ ٹیبل ٹینس سنگل صف دوم:** اوّل: ضیاء اللہ مبشر صاحب (ربوہ) دوم: اسد اللہ غالب صاحب (ربوہ) حوصلہ افزائی: خالد سیف اللہ صاحب (راولپنڈی)

۞ **مقابلہ ٹیبل ٹینس ڈبل صف دوم:** اوّل: ڈاکٹر ہارون احمد صاحب + مرزا محمود احمد صاحب (لاہور) دوم: اسد اللہ غالب صاحب + جمال احسن قریشی صاحب (ربوہ) حوصلہ افزائی: عمران ریاض صاحب (کراچی)

۞ **مقابلہ میوزیکل چیئر (نمائشی):** اول: خالد محمود الحسن بھٹی دوم: مظفر احمد درانی صاحب، حوصلہ افزائی: امین الرحمٰن صاحب

۞ **مقابلہ والی بال: اوّل ٹیم: علاقہ فیصل آباد** (محمد اشرف صاحب، احمد نسیم صاحب، بشیر احمد صاحب، غلام سرور صاحب، مبشر احمد صاحب، انوار احمد صاحب) **دوم ٹیم: علاقہ گوجرانوالہ** (الماس ایوب بٹ صاحب، عثمان داود ناصر بٹ صاحب، انیس احمد صاحب، محمد شفیق صاحب، مظفر احمد صاحب، انعام اللہ صاحب) حوصلہ افزائی: مجیب احمد صاحب (کراچی) مجید احمد بشیر صاحب (لاہور)

۞ **مقابلہ رسّہ کشی: اوّل ٹیم: علاقہ ربوہ** (غلام سرور صاحب (کپتان) محمد اشرف بابر صاحب، بشارت احمد صاحب، مبشر احمد صاحب، منصور اکبر صاحب، رانا نذیر احمد صاحب، مظفر احمد خان صاحب، ظفر اقبال صاحب، اخلاق احمد صاحب، بلال احمد صاحب، سمیع اللہ صاحب ۔ **دوم ٹیم: علاقہ گوجرانوالہ** (حافظ جری احمد صاحب (کپتان)، رضا احمد صاحب، غضنفر علی

صاحب، محمد بوٹا صاحب، محمد احسن صاحب، گفتار احمد صاحب، محمد نواز ڈوگر صاحب، احسان اللہ صاحب، تنویر احمد صاحب، طلعت حسین صاحب، محمد عارف صاحب)۔

مقابلہ رسّہ کشی مقابلہ مابین ناظمین اعلیٰ علاقہ اضلاع و مرکزی عاملہ مجلس انصاراللہ پاکستان: اوّل ٹیم: مرکزی عاملہ: (چوہدری نصیر احمد صاحب (کیپٹن) پروفیسر عبدالجلیل صادق صاحب، سید قاسم احمد شاہ صاحب، مرزا فضل احمد صاحب، چوہدری لطیف احمد جھمٹ صاحب، میجر شاہد احمد سعدی صاحب، ڈاکٹر سلطان احمد مبشر صاحب، محمد محمود طاہر صاحب، خالد محمود الحسن بھٹی صاحب، عبدالسمیع خان صاحب، مظفر احمد درانی صاحب، خواجہ مظفر احمد صاحب، امین الرحمن صاحب، ڈاکٹر غلام احمد فرخ صاحب، ڈاکٹر محمد احمد اشرف صاحب۔) **دوم ٹیم: ناظمین اعلیٰ علاقہ و اضلاع:** (مجید احمد بشیر صاحب (کپتان) سلطان احمد ظفر صاحب (ساہیوال) عبدالرزاق صاحب (میرپور آزاد کشمیر) محمد ندیم احمد صاحب (گجرات) حمید اللہ باجوہ صاحب (لودھراں) محمد اقبال صاحب (گوجرانوالہ) محمد افضال احمد صاحب (ننکانہ صاحب) ظفر منصور صاحب (سندھ) جاوید اقبال قیصرانی صاحب (لیہ) عبدالمجید خان (ڈیرہ غازی خان) آفتاب احمد جمال (راولپنڈی) عظمت شہزاد صاحب (فیصل آباد) ڈاکٹر قاضی طاہر اسماعیل صاحب (ملتان) خالد سیف اللہ صاحب (اسلام آباد) چوہدری محمد اشرف (ملتان)۔

مقابلہ منی میراتھن ریس: اوّل ظفر اقبال صاحب (فیصل آباد) دوم نصیر احمد صاحب (ربوہ) حوصلہ افزائی: محمد ارشد صاحب (فیصل آباد) حوصلہ افزائی: مبارک علی انجم صاحب (ربوہ)۔

باسکٹ بال نمائشی: اول ٹیم ربوہ (گیارہ کھلاڑی): (سید قاسم احمد شاہ صاحب (کپتان)، لطیف احمد جھمٹ صاحب، میجر شاہد احمد سعدی صاحب، عبدالحلیم سحر صاحب، ضمیر احمد ندیم صاحب، ہود احمد ایوب صاحب، محمود احمد ناصر صاحب، زاہد محمود صاحب، اثمار احمد صاحب، خالد عمران صاحب، حافظ پرویز اقبال صاحب۔)

دوم (تیرہ کھلاڑی): ریسٹ آف پاکستان: (خالد سیف اللہ صاحب (اسلام آباد)، عدیل منظر صاحب (لاہور)، نوید ملک صاحب (لاہور)، میجر رضی اللہ صاحب (لاہور)، محمد محمود خان صاحب (لاہور)، احمد حسن صاحب (لاہور)، مجیب احمد ناصر صاحب (کراچی)، اعجاز الحق صاحب (کراچی)، چوہدری محمد اشرف (ملتان)، محمد نواز (گجرات)، سلیم احمد خالد صاحب (واہ کینٹ)، شان احمد صاحب (لاہور)، مجید احمد بشیر صاحب (لاہور)۔

معمر ترین کھلاڑی: مکرم عبدالمجید خالد صاحب (عمر 79 سال) ضلع: نارووال علاقہ: گوجرانوالہ۔

بہترین کھلاڑی: مکرم محمد انور صاحب (سندھ)

بہترین علاقہ: علاقہ ربوہ

قیادت عمومی مجلس انصاراللہ پاکستان

مجالس انصاراللہ کی مساعی

ریفریشر کورسز میٹنگز، اجلاسات واجتماعات

17 مئی مجلس محمود آباد کراچی کا سالانہ تربیتی اجتماع بیت الہدیٰ میں زیر صدارت مکرم حفیظ احمد شاہد صاحب مربی سلسلہ منعقد ہوا۔ مکرم چوہدری منیر احمد صاحب ناظم اعلیٰ علاقہ وضلع نے بھی شرکت کی۔ علمی مقابلہ جات بھی کروائے گئے۔ حاضری 55 رہی۔

21 جون نظامت اعلیٰ ضلع کوئٹہ کے ضلعی عہدیداران اور زعماء مجالس کا ریفریشر کورس منعقد ہوا۔ مکرم حفیظ احمد شاہد صاحب نے مربی سلسلہ انصاراللہ پاکستان نے شمولیت کی اور ہدایات دیں۔ حاضری 14 رہی۔

5 ستمبر نظامت اعلیٰ ضلع راولپنڈی کے ممبران عاملہ وزعماء اعلیٰ مجالس ونگران حلقہ جات اور عہدیداران تربیت واصلاح وارشاد کے ساتھ مکرم ڈاکٹر عبدالخالق خالد صاحب قائمقام صدر مجلس انصاراللہ پاکستان کی میٹنگ ہوئی۔ حاضری 92 رہی۔

6 ستمبر نظامت اعلیٰ ضلع اٹک کے زیر اہتمام ممبران عاملہ ومقامی عاملہ وزعماء مجالس کا ریفریشر کورس منعقد ہوا۔ مکرم ڈاکٹر عبدالخالق خالد صاحب قائمقام صدر مجلس انصاراللہ پاکستان اور مکرم عبدالسمیع خان صاحب قائد اصلاح وارشاد نے شمولیت کی اور ہدایات سے نوازا۔ کل حاضری 25 رہی۔

6 ستمبر نظامت اعلیٰ ضلع چنیوٹ کی ضلعی عاملہ وزعماء مجالس کا ریفریشر کورس منعقد ہوا۔ مکرم خواجہ مظفر احمد صاحب قائد عمومی اور مکرم محمد محمود طاہر صاحب قائد تعلیم القرآن شرکت کی۔ حاضری 23 رہی۔

7 ستمبر مجلس 194 رب لاٹھیانوالہ فیصل آباد کے زیر اہتمام 7 ستمبر 1947 کے حوالے سے ایک معلوماتی تربیتی پروگرام منعقد ہوا۔ جس میں مکرم مجید احمد قریشی صاحب ناظم اعلیٰ ضلع سرگودہا نے تقریر کی۔ حاضری 175 رہی۔

8 ستمبر مجلس 194 رب لاٹھیانوالہ فیصل آباد کے زیر اہتمام تربیتی پروگرام منعقد ہوا۔ مکرم ڈاکٹر عبدالخالق خالد صاحب قائمقام صدر نے آنحضورؐ اور آپ کے صحابہ اسی طرح حضرت مسیح موعودؑ اور آپ کے رفقاء کے ایمان افروز واقعات بیان کئے۔ حاضری 127 رہی۔

8 ستمبر نظامت اعلیٰ ضلع ٹوبہ ٹیک سنگھ کے ممبران عاملہ مجالس مقامی اور زعماء مجالس کے ریفریشر کورس میں مکرم ڈاکٹر عبدالخالق خالد صاحب قائمقام صدر مجلس انصاراللہ پاکستان نے شمولیت کی اور ہدایات دیں۔ حاضری 42 رہی۔

9 ستمبر مجلس گھسیٹ پورہ فیصل آباد کے تربیتی اجلاس میں مکرم محمد محمود طاہر صاحب قائد تعلیم القرآن نے شمولیت کی۔ حاضری 160 رہی۔

9 ستمبر نظامت اعلیٰ علاقہ میرپورخاص کے زیر اہتمام مکرم ناظم صاحب اعلیٰ علاقہ نے بشیرآباد فارم کا دورہ کیا اور سپورٹس ریلی کی تیاری کے سلسلہ میں میٹنگ کی جس میں نائب ناظم اعلیٰ علاقہ، ناظم اعلیٰ ضلع حیدرآباد اور ناظم ذہانت وصحت جسمانی نے شمولیت کی۔

10 ستمبر نظامت اعلیٰ ضلع لودھراں کے اراکین کے تربیتی اجلاس میں مکرم ڈاکٹر عبدالخالق خالد صاحب قائمقام صدر مجلس اور مکرم محمد محمود

طاہر صاحب قائد تعلیم القرآن نے شمولیت کی۔حاضری 35 رہی۔

11 ستمبر نظامت اعلیٰ ضلع عمرکوٹ کے زیر اہتمام حلقہ محمد آباد کے زعماء و عاملہ کی میٹنگ منعقد ہوئی اس کے علاوہ بعد نماز جمعہ اجلاس عام ہوا۔ڈائمنڈ جوبلی کے حوالے سے تربیتی امور کی طرف توجہ دلائی گئی۔حاضری 16 تھی۔

11 ستمبر نظامت اعلیٰ ضلع بہاولپور کے ممبران عاملہ ضلع و مقامی مجالس کے عہدیداران کے ساتھ مکرم ڈاکٹر عبدالخالق خالد صاحب قائمقام صدر مجلس اور مکرم محمد محمود طاہر صاحب قائد تعلیم القرآن کی میٹنگ ہوئی۔حاضری 22 رہی۔

11 ستمبر نظامت اعلیٰ ضلع لودھراں کے عہدیداران کے ریفریشر کورس میں مکرم ڈاکٹر عبدالخالق خالد صاحب قائمقام صدر مجلس اور مکرم محمد محمود طاہر صاحب قائد تعلیم القرآن کی میٹنگ ہوئی۔حاضری 28 رہی۔

11 ستمبر نظامت اعلیٰ ضلع خانیوال کے ریفریشر کورس میں مکرم ڈاکٹر عبدالخالق خالد صاحب قائمقام صدر مجلس اور مکرم محمد محمود طاہر صاحب قائد تعلیم القرآن کی میٹنگ ہوئی۔حاضری 30 رہی۔

11 ستمبر نظامت علیا جھنگ شہر کے عہدیداران کا ریفریشر کورس منعقد ہوا۔مرکز سے مکرم ڈاکٹر عبدالخالق خالد صاحب قائمقام صدر مجلس اور مکرم محمد محمود طاہر صاحب قائد تعلیم القرآن کی میٹنگ ہوئی۔حاضری 15 رہی۔

13 ستمبر مجلس گنڈا سنگھ فیصل آباد کا تربیتی اجلاس منعقد ہوا۔مکرم ڈاکٹر عبدالخالق خالد صاحب قائمقام صدر مجلس انصاراللہ پاکستان نے شمولیت کی۔حاضری 110 رہی۔

15 ستمبر نظامت اعلیٰ ضلع لاہور کے تحت مکرم ڈاکٹر عبدالخالق خالد صاحب نائب صدر مجلس انصاراللہ پاکستان نے لاہور کی تمام زعامت ہائے علیاء کے زعماء اعلیٰ صاحبان سے خصوصی میٹنگ کی اور کارکردگی بہتر بنانے کے لئے رہنمائی فرمائی۔حاضری 46 رہی۔

19 ستمبر مجلس 194 رب لاٹھیانوالہ فیصل آباد کے اہتمام جلسہ سیرت النبیؐ کا انعقاد ہوا جس میں آنحضورﷺ کی سیرت پر مکرم نائب ناظر صاحب اصلاح وارشاد نے تقریر کی۔حاضری 112 رہی۔

20 ستمبر مجلس جھنگ شہر کا ضلعی ریفریشر کورس منعقد ہوا۔مکرم خواجہ مظفر احمد صاحب قائد عمومی مجلس انصاراللہ اور مکرم محمد محمود طاہر صاحب قائد تعلیم القرآن مجلس انصاراللہ نے شمولیت کی۔حاضری 45 رہی۔

20 ستمبر حلقہ 79 نواں کوٹ کا اجتماع منعقد ہوا۔مکرم ناظم اعلیٰ صاحب علاقہ اور ناظم اعلیٰ صاحب ضلع شیخوپورہ نے شمولیت کی۔انصاراللہ کی ذمہ داریاں اور نماز باجماعت کی طرف توجہ دلائی۔حاضری: 8 مجالس کے 39 انصار رہی۔

20 ستمبر مجلس دہلی گیٹ لاہور کا سالانہ اجتماع منعقد ہوا۔علمی و ورزشی مقابلہ جات کروائے گئے۔حاضری 32 رہی۔

20 ستمبر مجلس گلشن پارک لاہور کا اجتماع زیر صدارت مکرم منیر مسعود صاحب ناظم اعلیٰ ضلع (مرکزی نمائندہ) منعقد ہوا۔تربیت اولاد اور انصاراللہ کی ذمہ داریاں اور طبی لیکچر پر تقاریر ہوئیں۔حاضری 62 رہی۔

20 ستمبر مجلس دارالسلام لاہور کا سالانہ اجتماع بیت الذکر اسلامیہ پارک میں منعقد ہوا۔تربیت اولاد اور انصاراللہ کی ذمہ داریوں کے موضوع پر تقاریر ہوئیں۔مقابلوں میں پوزیشنز لینے والوں میں انعامات تقسیم کئے گئے۔حاضری 72 رہی۔

20 ستمبر نظامت اعلیٰ ضلع کراچی نے بیت الرحمن میں ضلعی سپورٹس ریلی کا انعقاد کیا جس میں رسہ کشی، کلائی پکڑنا، والی بال، گولہ پھینکنا کے مقابلہ جات کروائے گئے۔حاضری 168 انصار، 10 خدام رہی۔

27 ستمبر مجلس 194 رب لاٹھیانوالہ فیصل آباد کے زیر اہتمام عید ملن اور جلسہ یوم والدین منایا جس میں آنحضرتؐ اور حضرت مسیح موعودؑ کے واقعات بیان کیے گئے۔حاضری 101 رہی۔

27 ستمبر مجلس واہ کینٹ راولپنڈی نے بیت المحمود میں ممبران عاملہ کے اعزاز میں عید ملن پارٹی کا اہتمام کیا۔عہدیداران کی ذمہ داریوں کے حوالے سے تربیتی اجلاس بھی ہوا۔حاضری 21 رہی۔

3، 4 اکتوبر مجلس امن آباد لاہور کا سالانہ اجتماع منعقد ہوا۔علمی مقابلہ جات کروائے گئے۔تربیت اولاد اور انصار کے فرائض کے عنوان پر تقاریر کی گئیں۔حاضری 60 رہی۔

4 اکتوبر مجلس شالی چھاؤنی لاہور کا سالانہ اجتماع نماز سنٹر شالی چھاؤنی میں زیر صدارت مکرم ناظم صاحب اشاعت منعقد ہوا۔تربیت اولاد، انصار کے اغراض ومقاصد، قیام نماز اور خدمت خلق کے موضوعات پر تقاریر ہوئیں۔حاضری 28 رہی۔

میڈیکل کیمپس وخدمت خلق (ایثار)

جنوری تا اگست محلہ دارالرحمت وسطی ربوہ نے 23 میڈیکل کیمپس لگائے جن میں 3372 مریضوں کو ادویات دیں اس کے علاوہ 57100 روپے غرباء ومستحقین میں تقسیم کیے۔

ماہ ستمبر مجلس مقامی ربوہ کے زیر انتظام محلہ جات دارالصدر شرقی الف، دارالفضل شرقی طاہر، دارالفضل غربی فضل، نصیر آباد غالب، طاہر آباد جنوبی، دارالیمن شرقی صادق، دارالفتوح شرقی، طاہر آباد جنوبی، بیوت الحمد اور دارالبرکات نے ربوہ کے گردونواح میں 13 میڈیکل کیمپس لگائے جن میں 1108 مریضوں کو ادویات دی گئیں۔

ماہ ستمبر مجلس مقامی ربوہ کے 25 حلقہ جات نے 25 مقامات پر میڈیکل کیمپس لگا کر 2016 مریضوں کو ادویات دیں اور 864 غرباء ومستحقین کی مبلغ 227755 روپے مالی مدد کی۔

19 ستمبر مجلس مقامی ربوہ کے محلہ دارالفتوح غربی کے انصار نے ہسپتال میں 29 مریضوں کی عیادت کی اور جوس تقسیم کیے۔

26 اکتوبر مجلس مقامی ربوہ کی طرف سے انگریزی ادویات برائے میڈیسن بنک موصول ہوئیں۔مجلس مقامی کی طرف سے ماہ رواں کی یہ دوسری اور سال 2015ء کی ساتویں قسط ہے۔

ماہ ستمبر مجلس گلشن پارک لاہور نے دوران ماہ 20 میڈیکل کیمپس لگائے جس میں 46 مریضوں کو ادویات دیں، میڈیکل کیمپس کے علاوہ بھی 19 مریضوں کا معائنہ کیا، 21 غریب نادار کو مبلغ 32000 روپے کی امداد دی، سیدنا بلال فنڈ میں 1268 روپے بطور عطیہ جمع کروائے اور 41 مریضوں کی عیادت کی۔

ماہ ستمبر مجلس واپڈا ٹاؤن لاہور نے دورانِ ماہ 4 میڈیکل کیمپس کا انعقاد کیا۔155 مریضوں کو ادویات دی گئیں۔

ماہ ستمبر مجلس جوہر ٹاؤن لاہور نے دوران ماہ 2 میڈیکل کیمپس کا انعقاد کیا۔243 مریضوں کو ادویات دی گئیں۔

ماہ ستمبر نظامت اعلیٰ ضلع عمر کوٹ نے دوران ماہ ایک لاکھ پچاس ہزار روپے نادار و مستحقین میں تقسیم کئے۔ عید الاضحی کے موقع پر 1555 کلوگرام گوشت اور 22 کپڑوں کے جوڑے بھی غرباء و مستحقین میں تقسیم کئے۔

ماہ ستمبر نظامت اعلیٰ ضلع کراچی کے زیر اہتمام 2 میڈیکل کیمپس میں مکرمہ ڈاکٹر طلعت اشرف صاحبہ نے اپنی خدمات پیش کرتے ہوئے 137 مریضوں کو ادویات دیں۔

ماہ ستمبر مجلس کنری ضلع عمر کوٹ نے دوران ماہ 60 مستحقین میں 55000 روپے تقسیم کئے، 10 جوڑے کپڑوں کے تقسیم کئے، 190 مریضوں کو وائی دی اور عید کے موقع پر 60 گھروں میں گوشت تقسیم کیا۔

ماہ ستمبر مجلس دارالحمد فیصل آباد نے 8 میڈیکل کیمپس لگائے جن میں 176 مریضوں کو ادویات دی گئیں۔

13 ستمبر نظامت اعلیٰ ضلع حافظ آباد نے میڈیکل کیمپ میں ڈاکٹرز نے 265 مریضوں کو چیک کر کے ادویات دیں۔

17 ستمبر حلقہ مظفر کالونی فیصل آباد کے زیر اہتمام میڈیکل کیمپ میں 40 مریضوں کو ادویات دی گئیں۔

وقار عمل

ماہ ستمبر مجلس مقامی ربوہ کے محلہ دار الفضل شرقی طاہر سمیت 35 محلہ جات نے 41 وقار عمل کئے جن میں بیت الذکر، راستوں، گلیوں، نالیوں اور خالی پلاٹس کی صفائی کی گئی۔ کل 976 انصار نے حصہ لیا۔

6 ستمبر مجلس واہ کینٹ راولپنڈی کے اہتمام بیت المحمود میں کلو جمیعاً اور وقار عمل کا پروگرام ہوا۔ حاضری 50 رہی۔

13 ستمبر مجلس ڈرگ روڈ کراچی کے زیر اہتمام پارک میجر عزیز بھٹی میں وقار عمل کیا گیا۔ حاضری 39 رہی۔

13 ستمبر مجلس گلزار ہجری کراچی نے بیت الشرف میں وقار عمل کر کے صفائی اور دھلائی کی۔ حاضری 24 رہی۔

13 ستمبر مجلس ماڈل کالونی کراچی نے بیت الشفاء میں وقار عمل کیا جس میں 32 انصار نے حصہ لیا۔

17 ستمبر مجلس مقامی ربوہ کے محلہ ناصر آباد جنوبی نے وقار عمل کے ذریعہ گلیوں کی صفائی اور درختوں کی کٹائی کی۔ حاضری 47 رہی۔

ذہانت صحت جسمانی

27 ستمبر مجلس دارالحمد فیصل آباد نے اپنی پکنک جناح باغ میں منائی جس میں سیر اور واک کے علاوہ ورزشی مقابلہ جات بھی کروائے گئے۔ حاضری 56 رہی۔

13 ستمبر مجلس فیصل ٹاؤن لاہور نے ماڈل ٹاؤن پارک میں پکنک منائی۔ ورزشی مقابلہ جات بھی کروائے گئے۔ مکرم ڈاکٹر منصور احمد صاحب نے طبی لیکچر دیا۔ حاضری 34 رہی۔

20 ستمبر نظامت اعلیٰ علاقہ لاہور کے زیر اہتمام پکنک اور ورزشی مقابلہ جات ہوئے۔ مرکز سے مکرم قائد صاحب ذہانت وصحت جسمانی نے بھی شمولیت کی۔ نیزہ پھینکنا، گولہ پھینکنا، دوڑ، رسہ کشی اور کلائی پکڑنا کے ورزشی مقابلہ جات کروائے گئے۔ علاقہ لاہور کے تمام اضلاع سے کھلاڑیوں نے حصہ لیا۔ مجلس گلشن پارک کے تین کھلاڑیوں نے حصہ لیا۔

13 اکتوبر نظامت اعلیٰ ضلع سرگودھا کے زیر انتظام کھلاڑیوں کے لئے پانچ روزہ کیمپ لگایا گیا جس میں مرکزی سپورٹس ریلی کے لئے کھلاڑیوں کی تیاری کروائی گئی۔ 12 مجالس کے 45 انصار مرکزی سپورٹس ریلی میں شریک ہوئے۔

سالانہ سپورٹس مقابلہ جات مجلس انصاراللہ پاکستان میں اوّل آنے والے کھلاڑی مہمان خصوصی
محترم ناظر صاحب اعلیٰ وامیر مقامی سے انعام وصول کرتے ہوئے

Editor: Mahmood Ahmad Ashraf

Regd #: FR - 8

Monthly ANSARULLAH

ansarullahpakistan@gmail.com
magazine@ansarullahpk.org

Ph: 047-6212982
Fax: 047-6214631

December 2015 / Saffar, Rabi ul Awal 1436 / Fatah 1394

انتظامیہ سپورٹس مقابلہ جات مجلس انصاراللہ پاکستان 2015ء مہمان خصوصی محترم ناظر صاحب اعلیٰ وامیر مقامی کے ہمراہ

سالانہ سپورٹس مقابلہ جات 2015ء میں اوّل علاقہ ربوہ